یا اللہ جل جلالہ　　بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　یا رسول اللہ ﷺ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ.

بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں (قرآن)

شرک کی حقیقت

المعروف

کیا مسلمان مشرک ہیں؟

اسماعیل دہلوی کے من گھڑت شرکیات

مرتب

خادمِ اہلسنت احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری

نام کتاب : **شرک کی حقیقت**

المعروف　　**کیا مسلمان مشرک ہیں؟**

مرتب : خادمِ اہلسنت احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری

زیر سرپرستی : حضرت علامہ مناظرہ اہل سنت محمد جہانگیر نقشبندی

نظر ثانی : حضرت علامہ مولانا ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

رابطہ کے لئے ای میل

(احمد رضا قادری) : nusratulhaq@yahoo.com

(جہانگیر نقشبندی) : kanzuliman786@hotmail.com

یا اللہ عزوجل   بسم اللہ الرحمن الرحیم۔الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ   یا رسول اللہ ﷺ

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علٰی سید الانبیاء والمرسلین امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ. بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اورمشرک سب جہنّم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں (پارہ 30 البینۃ 6)

امابعد! اللہ وحدہ لاشریک نے قرآن مجید فرقان حمید میں مشرکین کو بدترین جہنمی مخلوق قرار دیا ہے اور حضرت آدم [redacted] سے لیکر نبی آخرزماں سیدنا محمد رسول اللہ [redacted] تک سب انبیاء ورسل عظام [redacted] نے اپنی اپنی قوم کو یہی دعوت دی "یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُم مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ قَدْ جَاءَتْکُم۔ "اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو،اس کے سوا تمہارا کوئی معبود برحق نہیں" (اعراف)۔

شرک ایک ناقابل معافی گناہ عظیم ہے۔اس سے بچنا ہر مسلمان پر سب سے اہم فرض ہے۔لیکن شرک کی تعریف کیا ہے؟کس عمل کو شرک کہا جائے گا؟اور شرک کا فتویٰ کب لگایا جائے گا؟اور خواہ مخواہ کسی مسلمان کو شرک کہنے کے بارے میں دین اسلام میں کتنا سخت حکم ہے؟ان مسائل میں اس قدر الجھاؤ ڈال دیا گیا ہے کہ ایک سادہ لوح مسلمان بالکل پریشان ہوکر رہ گیا ہے۔

ایک طرف تو عوام الناس کا وہ خاص طبقہ ہے جوان تمام باتوں سے ہی ناواقف اور علم سے کوسوں دور ہے۔لیکن دوسری طرف خارجی ذہنیت کا ایک خاص طبقہ (نجدی،وہابی) بھی موجود ہے جو مسلمانوں کو دن رات کافرومشرک بناتے نہیں تھکتا۔ذرا سی بات ہونہ ہو،فوراً شرک کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔لیکن ان لوگوں کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے کہ شرک کی تعریف سے بھی لاعلم ہوں گے یا شرک کی من گھڑت تعریفیں کرتے نظر آئیں گے۔

بحرحال ہم نے اس کتاب میں شرک کی مذمت پر دلائل پیش کیے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی بیان کیا ہے کہ مسلمانوں کو خواہ مخواہ مشرک کہنا بھی تعصب وتشدد اور خارجیوں کا شعار ہے۔لہذا جہاں شرک سے بچنا نہایت ضروری ہے وہیں مسلمانوں کو بے گناہ مشرک کہنے سے بھی بچنا نہایت درجہ ضروری ہے۔اور کسی کو شرک کہنے میں بہت احتیاط چاہیے ورنہ خواہ مخواہ فتویٰ لگانے والا اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا۔اللہ عزوجل ہماری اس ادنیٰ سی سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اوراس کو اپنے بیگانوں سب کیلئے راہ ہدایت بنائے۔آمین یا رب العلمین۔

قرآن پاک سے شرک کی تردید

☆اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۔بیشک شرک بڑا ظلم ہے(پارہ 21 لقمان 13)

نبی کائنات،امام الموحدین،سیدنا محمد رسول اللہ [redacted] نے ارشاد فرمایا"کیا میں تمہیں سب سے بڑا کبیرہ گناہ نہ بتاؤں؟ آپ [redacted] نے یہ جملہ تین بار دھرایا۔صحابہ کرام [redacted] نے عرض کی "کیوں نہیں یا رسول اللہ [redacted]" آپ [redacted] نے فرمایا اللہ کیساتھ شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی"(بخاری،کتاب الشھادت،باب ماقیل شھادۃ الزور 2654)۔

☆قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ"وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا ۔اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔(پارہ 5 النساء 36)۔

☆اسی طرح ایک مقام پر ہے کہ"قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَآ اُشْرِکَ بِہٖ ۔تم فرماؤ مجھے تو یہی حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں (پارہ 13 الرعد 36)۔

☆قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا ۔تم فرماؤ میں تو اپنے رب ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا (پارہ 29 الجن 20)

☆اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اُولٰٓئِکَ ھُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ. بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنّم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں (پارہ 30 البینۃ 6)

☆وَ وَیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ ۔اور خرابی ہے شرک والوں کو۔(پارہ 24 حم السجدہ 6)۔

مشرکین کے سب اعمال اکارت

☆مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰہِ شٰھِدِیْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِھِمْ بِالْکُفْرِ. اُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ وَفِی النَّارِ ھُمْ خٰلِدُوْنَ ۔مشرکوں کو نہیں پہنچتا کہ اللہ کی مسجدیں آباد کریں خود اپنے کفر کی گواہی دے کر ان کا تو سب کیا دھرا اکارت ہے اور وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے(پارہ 10 التوبہ 17)

فتح مکہ کے موقع پر آپ [redacted] نے اعلان فرمادیا کہ"اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کرسکتا۔(بخاری، کتاب الحج،باب لایطوف بالبیت عریان ولایحج مشرک،ص 1622)۔

مشرکین سے دور رھو

☆اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ۔اس پر چلو جو تمہیں تمہارے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہےاس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو(پارہ7الانعام 106)

مشرکین نجس و ناپاک هیں

☆یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا ۔اے ایمان والو!مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں (پارہ10التوبہ 28)

مشرک کے لئے دعا کرنا حرام

☆مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ. نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں(پارہ11التوبہ 113)

مشرکین سے نکاح کرنا حرام

☆اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَۃً اَوْ مُشْرِکَۃً وَّ الزَّانِیَۃُ لَا یَنْکِحُھَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ مُشْرِکٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ. بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے(پارہ18النور 3)

ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت "وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ "سے منسوخ ہوگیا ۔لیکن کفار سے نکاح حرام ہے۔

مشرکین سے جهاد کا حکم

☆فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْھِنَّ اَنْفُسَکُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّۃً .اپنی جان پرظلم نہ کرو اور مشرکوں سے ہر وقت لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت لڑتے ہیں(پارہ10التوبہ 36)

مشرک پر جنت حرام هے

☆اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰىہُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں(پارہ6المائدہ 72)

مشرک کا ٹھکانه جهنم هے

☆اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا . بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر(شرک) کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا(پارہ5النساء 48)

☆اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ۔اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا(پارہ5النساء 116)

اهل سنت اور وهابیوں میں اختلاف شرک

الحمدللہ [redacted] ہم نے قرآنی آیات کی روشنی میں شرک اور مشرک کے بارے میں وضاحت بیان کردی ہے ۔اور الحمدللہ [redacted] اہل سنت وجماعت کا عقیدہ قرآن کے عین مطابق ہے ۔اور ہم ڈھنکے کی چوٹ پر کہتے ہیں کہ مشرک پکا کافر ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کا ایندھن بنے گا ۔

اس بات پر تو تمام مکاتب فکر متفق ہیں کہ شرک نہ صرف گناہ عظیم ہے بلکہ مشرک دائرے اسلام سے خارج اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم کا ایندھن بنے گا لیکن شرک کیا ہے؟ کون سی باتیں شرک میں داخل ہیں اور کن باتوں سے مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مشرک بن جاتا ہے ۔اس بارے میں اہل سنت وجماعت اور وہابیوں میں بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہے ۔

وہابی حضرات اپنے وہابی مذہب کی خودساختہ تعریف بیان کر کے ہم سنیوں کو مشرک کہہ دیتے ہیں ۔ حالانکہ جب ہمارے نزدیک ان کا وہابی مذہب اور ان کے مذہب کی بیان کردہ تعریف ہی صحیح نہیں تو

پھر ہم اہل سنت و جماعت کو شرک کہنا کیونکر صحیح ہے۔ بلکہ یہ تو اپنے وہابی مذہب کو مسلمانوں پر زبردستی لاگو کرنا ہے۔ جو کہ سراسر غلط ہے۔

دیکھئے بالفرض اگر کوئی شیعہ آپ سے گفتگو کرے اور کہے کہ ہماری فلاں کتاب میں فلاں مسئلہ کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے لہذا اس کے تحت اہل سنت و جماعت پر فلاں حکم عائد ہوتا ہے تو کیا اس کے فتوٰی سے اہل سنت و جماعت متفق ہوں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ یقیناً آپ بھی یہی جواب دیں گے کہ جناب جب ہم آپ کی فقہ جعفریہ (شیعہ مذہب) سے متفق ہی نہیں اور آپ کی ایسی تعریفوں (اور فقہ جعفریہ) کو مانتے ہی نہیں تو آپ کے فتوے کو ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ لہذا آپ اپنا من گھڑت فتوٰی اپنے پاس رکھیئے۔

تو بالکل اسی طرح ہم "اہل سنت و جماعت" **مذہب وهابیه** اور اس کی بیان کردہ شرک و بدعت کی تعریفوں سے متفق نہیں ہیں لہذا وہابی اپنے مذہب وہابیہ کے اصول بیان کر کے جو مرضی ہے اہل سنت پر فتوے لگاتے پھریں ہم اہل سنت و جماعت کیلئے ایسے فتوؤں کی کچھ اہمیت نہیں۔ کیونکہ جب ہم ان کے وہابی مذہب سے متفق ہی نہیں ہیں تو پھر ہمارے لئے ان کے فتوے کیونکر حجت ہو سکتے ہیں۔

ہونا تو یہ چاہیے کہ شرک کی تعریف وہ بیان کریں جو اہل سنت و جماعت کے ہاں متفقہ و مسلمہ ہو اور پھر اس کے تحت گفتگو کریں تو تمام مسائل حل ہو جائیں گے اور عوام و خواص کو بھی فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی کہ کون سا عمل و عقیدہ شرکیہ ہے اور کون خواہ مخواہ مسلمانوں کو شرک کہہ کر خارجی طریقے پر عمل پیرا ہے۔

﴿کفر و شرک کے من گھڑت فتوے لگانے والے خود کافر و مشرک﴾

یہاں یہ بھی یاد رکھئے کہ جہاں قرآن و سنت نے شرک کو ایک ناقابل معافی عمل قرار دیا وہیں اس بات کا بھی خیال انتہائی ضروری ہے کہ **کسی بھی مسلمان کو خواہ مخواہ مشرک نہ کہا جائے**۔ کیونکہ کسی پر خواہ مخواہ فتوے لگانے سے اپنا ایمان برباد ہو جاتا ہے۔

صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے کہ جو کسی مسلمان کو بے گناہ کافر یا فاسق کہے گا وہ کہنے والا خود کافر یا فاسق ہو جاتا ہے

"عن ابی ذر رضی اللہ عنہ: انہ سمع النبی ﷺ یقول :(لا یرمی رجل رجلا بالفسوق، ولا یرمیہ بالکفر، الا ارتدت علیہ، ان لم یکن صاحبہ کذلک"

حضرت ابوذر [redacted] سے روایت ہے انہوں نے رسول سے سنا آپ [redacted] فرما رہے تھے جو کوئی کسی مسلمان کو فسق یا کافر کہا اور وہ در حقیقت فسق یا کافر نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق یا کافر ہو جائے گا۔ (رواہ البخاری ۶۰۴۵ مختصر صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۱۴۴ دارالسلام)

لہذا جو لوگ ذرا ذرا سی بات پر مسلمانوں کو کافر مشرک کہہ دیتے ہیں ایسے لوگوں کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔ اور پھر جہاں شرک سے بچنے کا حکم ہے وہیں نبی پاک [redacted] کی ظاہری حیات مبارکہ اور دور صحابہ کرام [redacted] سے ایسے لوگ (فرقے) چلے آرہے ہیں جو اپنا خود ساختہ نظریہ و اصول بیان کر کے شرک کی من گھڑت تعریف سے مسلمانوں پر کفر و شرک کے فتوے لگاتے رہے ہیں بلکہ مسلمانوں سے کفر و شرک کی آڑ میں لڑائیاں بھی لڑتے رہے ہیں۔ ان توحید کے ٹھیکیداروں نے ہمارے صحابہ کرام [redacted] کو بھی نہیں چھوڑا تابعین و تبع تابعین [redacted] کو نہیں چھوڑا اور ان لوگوں کی نسل اب تک چلی آرہی ہے۔ اور اب بھی یہ لوگ مسلمانوں کو کافر و مشرک کہتے نہیں تھکتے۔

﴿منافقین کے نزدیک حضور ﷺ کا عمل شرک﴾ [redacted]

جب امام الانبیاء حبیب خدا [redacted] نے اپنا یہ مقام بیان فرمایا کہ جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی تو منافقین کہنے لگے سنو یہ شخص (محمد [redacted]) کیا کہہ رہا ہے یہ تو شرک کر رہا ہے۔

" و ھو نھی ان یعبد غیر اللہ تعالیٰ ما یرید الا ان نتخذہ ربا کما اتخذت النصاری عیسیٰ علیہ السلام نزلت من یطع الرسول فقد اطاع اللہ" یہ غیر اللہ کی عبادت سے روکتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ ہم اسے رب بنالیں، جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ [redacted] کو بنایا تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی" (تفسیر روح المعانی پارہ 5:120)

دیکھا آپ نے اس کائنات کے سب سے بڑے موحد یعنی نبی آخر الزماں محمد رسول اللہ [redacted] کو منافقین نے کیا کہہ دیا؟

معاذاللہ [redacted]منافقین نے نبی پاک [redacted]ی اطاعت اپنے خودساختہ نظریہ سے شرک (یعنی حضور [redacted]ی عبادت) قرار دیا۔ اور یہ کہا کہ محمد [redacted]پنی عبادت (یعنی شرک) کا حکم دہ رہے ہیں۔حالانکہ یہ محض ان کی اپنی باطل سوچ تھی جس سے انہوں نے اس اطاعت کوشرک کہا۔

مسلمانوں یہاں ایک بات یہ بھی سمجھو کہ جب کفار ومنافقین نے کائنات کے سب سے بڑے موحد حبیب خدا [redacted]و نہیں چھوڑا تو اگر آج وہابی حضرات امت مسلمہ کوشرک مشرک کہیں تو کون سا مقام تعجب ہے؟ بلکہ ہر کوئی اپنے بڑوں کی سنت پر عمل پیرا ہے۔

﴿منافقین نے کھا که محمد ﷺ نے شرک کا حکم دیا﴾ [redacted]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں منافقین کے نفاق و بے ادبی کی ایک مثال یوں بیان کی کہ جب ان سے کہا جاتا ہے "وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لئے معافی چاہیں تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غور کرتے ہوئے منھ پھیر لیتے ہیں (پارہ 28 المنافقون 5)

یعنی منافقین آپ کی سفارش کو اہمیت نہیں دیتے۔اس آیت مقدسہ کے تحت مفسرین نے نقل کیا کہ بعض لوگوں نے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سے کہا کہ تم رحمتہ اللعالمین [redacted]ی خدمت میں چلے جاؤ اور اپنے گناہوں کا اعتراف کر لو۔"**یستغفر ک لک فلوی راسه لهذا الرائی**" تو آپ [redacted]یرے لئے بخشش کی سفارش کریں گے تو اُس نے اِس رائے کو ناپسند کرتے ہوئے سر جھٹک دیا" اور کہنے لگا تم نے مجھے ایمان لانے کا کہا میں ایمان لے آیا تم نے مجھے ادائیگی زکوۃ کا کہا میں نے ادا کر دی اب تو اور کچھ باقی نہیں رہا "الا ان تا مرونی بالسجود لمحمد ([redacted]) "**اب تم مجھے محمد [redacted] کے سامنے سجدہ کا حکم دے رہے ہو**۔(تفسیر روح المعانی ۲۸:۱۱۴)

تفسیر خازن میں ہے کہ" پھر جب اوپر کی آیتیں نازل ہوئیں اور ابن اُبَی کا جھوٹ ظاہر ہوگیا تو اس سے کہا گیا کہ جا سید عالم [redacted]سے درخواست کر، حضور تیرے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں، تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم نے کہا، ایمان لاتو میں ایمان لے آیا تم نے کہا، زکوۃ دے تو میں نے زکوۃ دی، **اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ** [redacted] **کو سجدہ کروں**، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔(تفسیر خازن العرفان پارہ ۲۸ المنافقون زیر آیت نمبر ۵)

تو دیکھئے منافقین نے حضور [redacted]ی سفارش کو حضور [redacted]ی عبادت (شرک) کہا قرار دیتے ہوئے انکار کیا۔اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ منافقین نے اپنی خردماغی کی وجہ سے یہ سمجھا کہ یہ کام شرک ہے اور معاذاللہ [redacted]ان کے نزدیک نبی پاک [redacted]ور صحابہ کرام علیہم الرضوان شرک میں مبتلا تھے۔معاذاللہ۔الامان الحفیظ۔

﴿صحابه اکرم پر من گھڑت شرک کے فتوے﴾ [redacted]

☆ابن اثیر نے تاریخ کامل میں خوارجی فرقہ کے بارے میں لکھا ہے کہ ابتداء اس گروہ یعنی خوارج کی یہ ہوئی کہ جب حضرت علی [redacted]اور حضرت امیر معاویہ [redacted]میں بہت سی لڑائیاں ہوئیں طرفین سے ہزارہا صحابہ اورتابعین شہید ہوئے آخر یہ ٹھہرا کہ دونوں سے دوشخص معتمد قرار پائیں جو موافق کتاب وسنت کے کوئی ایسی تدبیر نکالیں کہ لڑائی موقوف ہوں اور باہمی جھگڑے مٹ جائیں۔چنانچہ علی [redacted]ی طرف سے ابوموسی عبداللہ بن قیس [redacted]ور حضرت معاویہ [redacted]ی طرف سے عمرو بن عاص [redacted]قرر ہوئے اور طرفین سے عہدنامہ لکھا گیا۔پھر اشعث بن قیس نے اس کاغذ کولیکر ہر ہر قبیلہ میں سنایا اور اس کا اشتہار دینا شروع کیا۔

جب قبیلہ بنی تمیم میں پہنچے عروہ بن اویہ تمیمی نے ان کو کہا اللہ کے امر میں آدمیوں کو حاکم بناتے ہیں **سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی حکم نہیں کرسکتا**۔(اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ) یہ کہہ کر اشعث بن قیس کے سواری کے جانور کو تلوار ماری اور اس پر سخت جھگڑا ہوا۔ملخصاً (تاریخ کامل۔جلد ثالث صفحہ ۱۳۲)

☆اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ جب حضرت ابن عباس [redacted]ان خارجیوں سے مباحثہ کرنے کیلئے گے۔تو ان سے پوچھا کہ تم نے ہم (مسلمانوں) میں کیا عیب دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا ایک تو یہ **کہ آپ (مسلمانوں) نے اللہ کے کام میں لوگوں کو حاکم بنایا ہے** حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے"" اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ۔حکم نہیں مگر اللہ کا" ملخصاً (مستدرک جلد ثانی صفحہ ۱۵۰ کتاب قتال اھل البغی) یعنی ان کے نزدیک اللہ کے علاوہ کسی کا حکم ماننا شرک تھا۔

☆ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ" جب حضرت علی [redacted]ور حضرت معاویہ [redacted]نے صلح نامہ لکھا اور دوشخصوص کو حکم قرار دیا تو آٹھ ہزار قاری قرآن علحیدہ ہو گئے اور حرورا میں جو ایک مقام ہے کوفہ کے گردونواح میں جا ٹھیرے اور حضرت علی [redacted]پر الزام لگایا کہ جو قمیض اللہ نے تمہیں پہنایا تھا اس کو تم نے نکال دیا......اور اللہ کے دین میں تم نے حکم بنایا **حالانکہ حکم خاص اللہ کیلئے ہیں** (اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ)......روایت کیا اس کو امام احمد اور عدنی اور ابویعلی اور حاکم

اور ابن عسا کر نے۔انتہی (کنز العمال ،حدیث ۱۸۶ااص ۲۷۸ جلد ۱۱)

تو دیکھئے خارجیوں نے من گھڑت شرک کی تعریف گھڑی۔پھر اسی من گھڑت تعریف کو اسلام سمجھ کر مسلمانوں (صحابہ کرام ،تابعین [redacted]) کو شرک قرار دیا۔ان خارجیوں کا دعویٰ توحید بھی یہی تھا کہ تم مسلمان ایک کام اللہ کیلئے کر رہے ہو اور وہی کام کسی دوسرے (غیر اللہ) کیلئے کرتے ہو اس لئے تم مشرک ہو گئے ہو۔معاذ اللہ عزوجل۔

اور بالکل اُسی طرح کی سوچ آج علماء وہابیہ نجدیہ کی ہے۔امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی اپنی کتاب ’’تقویۃ الایمان‘‘ میں خود کہتے ہیں ’’ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسی کے واسطے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے‘‘ کیا یہ بعینہ وہی سوچ و ذہنیت نہیں ہے۔بلکہ دہلوی صاحب کی اس تعریف سے تو خارجیوں کا دعویٰ صحیح ثابت ہو رہا ہے۔معاذ اللہ [redacted]۔

صحابہ اکرم نے خود ساختہ شرک کی تردید فرمائی

جب خوارجیوں نے کہا ’’اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہ‘‘ حکم نہیں مگر اللہ کا‘ اور تم مسلمان اللہ کے علاوہ غیر اللہ کا حکم مان رہے ہو اس لئے تم سب شرک ہو۔معاذ اللہ [redacted] تو ’’حضرت علی [redacted] نے فرمایا کہ ’’قرآنی آیت مبنی بر حقیقت ہے البتہ اسے غلط معنی پہنائے گئے ہیں۔(عون الباری:۶/۲۴۲ بحوالہ مختصر صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۹۸۵ دارالسلام)

پتہ چلا کہ وہ خارجی لوگ جماعت المسلمین پر جو کفر و شرک کے فتوے لگا رہے تھے وہ من گھڑت تھے انہوں نے قرآن کو پڑھ کر غلط معنی تراشے۔

حضرت ابن عباس [redacted] نے خارجیوں کے اس من گھڑت شرک کے رد میں فرمایا ’’جو تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے امر میں انہوں نے آدمیوں (غیر اللہ) کو حکم بنایا سو یہ آیت سنو کہ حق تعالیٰ نے ربع درہم کے معاملہ کو آدمیوں کی رائے پر رکھا یعنی محرم اگر خرگوش برابر جانور کو شکار کرے تو اس کی جزا میں جس کا اندازہ ربع درہم ہو گا وہ شخص عدل کے حکم کی ضرورت ہے ’’یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَہٗ مِنْکُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْکُمُ بِہٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْکُمْ ۔ اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں (پارہ 7 المائدہ 95)

اب میں قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ آدمیوں کا حکم ہونا خرگوش کے باب میں افضل ہے یا مسلمانوں کے، اور ان کی اصلاح کے معاملہ میں۔اور تم جانتے ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس معاملہ میں خود ہی حکم فرماتا اور اسی طرح عورت اور مرد کے مقدمہ میں حکم بنانے کی اجازت اس آیۂ شریعہ سے ثابت ہے۔وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِھِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا ۔اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں میل کر دے گا (پارہ 5 النساء 35) اس سے معلوم ہوا کہ آدمیوں کو حکم بنانا سنت جاریہ ہے۔الخ۔(مستدرک جلد ثانی صفحہ ۱۵۰ کتاب قتال اھل البغی)

ان خارجیوں نے قرآن کا ایک حصہ سامنے رکھ کر یہ فتویٰ لگا دیا کہ حکم صرف اللہ ہی کا ہے باقی کسی کا حکم ماننا شرک ہے۔لیکن یہ نہیں دیکھا کہ قرآن پاک میں ہی دوسرے مقام پر اللہ [redacted] کے بندوں کا حکم ماننے کا جواز بھی موجود ہے۔اور اسی طرح مزید قرآن پاک میں حکم ہوتا ہے کہ

☆یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ ۔اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر (پارہ ۲۳ ص ۲۶)

☆فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا . تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں (پارہ ۵ النساء ۶۵)

تو اگر غیر اللہ کا حکم ماننا کفر و شرک ہوتا تو قرآن پاک اس کا حکم ہی نہ دیتا۔لیکن جب جواز موجود ہے تو شرک کا فتویٰ من گھڑت ٹھہرا۔

مسلمانوں کا مشرک کھنے والے خارجی

خارجیوں کے بارے میں خود نبی غیب دان [redacted] نے ارشاد فرمایا کہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے۔روایت میں آتا ہے کہ حضور [redacted] کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ’’قال: فقام ارجل غائر العینین، مشرف الوجنتین، ناشز الجبھۃ، کث للحیۃ، محلوق الراس، مشمر الازار، فقال :یا رسول للہ اتق للہ ، قال (ویلک او لست احق اھل لارض ن یتقی اللہ) ...... فقال : (انہ

يخرج من ضئضئ ء هذا قوم يتلون كتاب الله رطبا، لا يجاوز حناجرهم، يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرمية أو اظنه قال . لئن ادركتهم لاقتلنهم قتل ثمود) راوی کہتے ہیں کہ اس وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی، رخسار پھولے ہوئے، پیشانی ابھری ہوئی، گھنی داڑھی، **سر منڈا اور اونچی ازار باندھے ہوئے تھا** (اونچی شلوار والا، پنجابی میں جس کو ہم ڈب کج کہتے ہے) کہنے لگا **یا رسول اللہ** [redacted] **اللہ سے ڈریے** [redacted] آپ [redacted] نے فرمایا! تیری خرابی ہو ([redacted]) کیا تمام روئے زمین کے لوگوں میں اللہ سے ڈرنے کا میں زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ راوی کہتا ہے پھر وہ شخص چلا گیا تو حضرت خالد بن ولید [redacted] نے کہا یا رسول اللہ [redacted] کیا میں اس (گستاخ) کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں کیوں نہ کہ شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ حضرت خالد [redacted] نے عرض کے بہت سے نمازی ایسے ہوئے ہیں کہ منہ سے جو باتیں کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔ آپ [redacted] نے فرمایا کہ مجھ کو کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا جبکہ وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا و**فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسی قوم نکلے گی کہ کتاب اللہ کی تلاوت سے ان کی زبان تر ہوگی حالانکہ وہ کتاب ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گی۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے**۔ راوی کہتا ہے کہ میرے خیال کے مطابق آپ نے یہ بھی فرمایا اگر وہ مجھے ملے تو میں انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کردوں گا۔ (رواہ البخاری: ۴۳۵۱ بحوالہ مختصر صحیح بخاری جلد ۲ ص ۱۱۱۱۔ دارالسلام)

خارجی لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے

☆ سعودی عرب کی شائع شدہ مختصر صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ "ایک روایت میں ہے کہ اس فرقہ کی بانی کی نسل سے (ایک قوم) پیدا ہوگی جو **مسلمانوں کو قتل کریں گے** اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے رسول اللہ [redacted] کی یہ پیشنگوئی خوارج کے حق میں پوری ہوئی جو حضرت علی [redacted] کی خلافت میں ظاہر ہوئے حضرت علی نے [redacted] نہیں کیفر کردار تک پہنچایا۔ (فتح الباری ۶۹ / ۸ مختصر صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۱۱۱۱ دارالسلام) اور ایک روایت کے مطابق یہ خارجی گروہ قرب قیامت تک نسل در نسل نکلتا رہے گا [redacted]

خارجی لوگ مسلمانوں کو کافر کہیں گے

☆ اسی مختصر صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ خارجی لوگ "جو بظاہر بڑے تہجد گذار و رشب بیدار تھے لیکن دل میں ذرا بھی نور ایمان نہ تھا بات بات پر **مسلمانوں کو کافر کہنا** ان کا شیوہ تھا" (مختصر صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۱۲۳ دارالسلام)

خارجی بتوں کے بارے میں نازل آیات مسلمان پر چسپاں

☆ اس خارجی نجدی فرقہ کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ آیات جو بتوں و کفار کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں وہ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں "كان ابن عمر يراهم شرار خلق الله وقال انهم انطلقوا الى ايات نزلت في الكفار فجعلوها على المؤمنين ۔ یعنی حضرت عبداللہ بن عمر [redacted] **خوارج کو بدترین خلق اللہ** جانتے کہ انہوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اتریں اُٹھا کر مسلمانوں پر رکھ دیں۔ (الصحيح البخاري كتاب استتابه المعاندين باب قتال الخوارج والملحدين الخ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۵۱)

☆ علامہ طاہر پر رحمت غافر کہ مجمع بحار الانوار میں قول ابن عمر [redacted] نقل کر کے فرماتے ہیں: قال المذنب تاب الله عليه واشر منهم من يجعل ايات الله في شرار اليهود على علماء الامة المعصومة المرحومة طهر الله الارض عن رجسهم ۔ مذنب کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، ان خارجیوں سے بدتر وہ لوگ ہیں کہ اشرار یہود کے حق میں جو آیتیں اُتریں انھیں امت محفوظ مرحومہ کے علماء پر ڈھالتے ہیں اللہ تعالیٰ زمین کو اُن کی خباثت سے پاک کرے (مجمع بحار الانوار تحت لفظ حدیث مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱/ ۶۴۲ بحوالہ فتاویٰ رضویہ)

لہٰذا مسلمانوں کو ایسے فرقے کے امت مسلمہ پر کفر و شرک کے فتوؤں سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ مسلمانوں ہوش سے سنو یہ لوگ جو ہم مسلمانوں پر بتوں اور کفار کے بارے میں نازل ہونے والی آیات پڑھ پڑھ کر کفر و شرک کے فتوے لگاتے ہیں، بقول حدیث (بل الرامی) یہ فتوے لگانے والے خود ان فتوؤں کے حقدار ہیں۔

مسلمانوں کو مشرک کہنے والا خود مشرک

☆ حافظ عماد الدین اسماعیل دمشقی (متوفی ۷۷۴ھ) تلمیذ ابن تیمیہ اپنی مشہور و معتبر تصنیف ابن کثیر میں اس آیت مبارکہ "وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ۔ اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا (پارہ ۹ اعراف ۱۷۵) کے تحت فرماتے ہیں "(مسند ابو یعلی موصلی میں ہے کہ) حضرت حذیفہ بن یمان [redacted] نے بیان فرمایا۔

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن مما أتخوف عليكم رجل قرأ القرآن، حتى إذا

رؤيت بهجته عليه وكان رِدْء الإسلام اعتراه إلى ما شاء الله، انسلخ منه، ونبذه وراء ظهره، وسعى على جاره بالسيف، ورماه بالشرك ."قال :قلت :يا نبي الله، أيهما أولى بالشرك : **المرمي أو الرامي؟ قال" :بل الرامي ."هذا إسناد جيد.**

(تفسير ابن كثير مكتبه شامله ص 509. ورواه البزار في مسنده برقم(175) من طريق : حدثنا محمد بن مرزوق والحسن بن أبي كبشة، حدثنا محمد بن بكر البرساني به .قال الهيثمي في المجمع " :(1/188)إسناده حسن ."بحواله تفسير ابن كثير مكتبه شامله ص 509.)

رسول اللہ [redacted] نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ اس سے ڈرتا ہوں جو قرآن پڑھ لے گا جو اسلام کی چادر اوڑھے ہوئے ہوگا اور دینی ترقی پر ہوگا کہ ایک دم اس سے ہٹ جائے گا اسے پس پشت ڈال دے گا، اپنے پڑوسی پر تلوار لے دوڑے گا اور اسے شرک کی تہمت لگنے گا، حضرت حذیفہ بن یمان [redacted] نے یہ سن کر دریافت کیا کہ اے رسول اللہ [redacted] مشرک ہونے کا زیادہ قائل کون ہوگا؟ یہ تہمت لگانے والا؟ یا وہ جسے تہمت لگا رہا ہے، فرمایا! نہیں بلکہ تہمت دھرنے والا (یعنی لگنے والا زیادہ حق دار ہے)۔(تفسیر ابن کثیر جلد ۹ پارہ ۹ تفسیر سورہ اعراف ۱۷۵ صفحہ ۳۴۹ مکتبہ قدسیہ۔ صحیح ابن حبان ۱/ ۲۸۲ برقم ۸۱، مشکل الآثار ۲/ ۳۲۴ برقم ۸۲۵ ۔ والمعجم الکبیر ۲۰/ ۸۸ برقم ۱۲۶ [redacted] کتب علماء اہل سنت)

...... کیامسلمان انبیاء و اولیاء کے پوجاری ھیں؟ ...... [redacted]

قرآن وحدیث کی آڑ میں خارجی نجدی فرقہ مسلمانوں (اہل سنت وجماعت) کو شرک قرار دیتا ہے اور ان خارجیوں (نجدیوں) کا یہ دعویٰ ہے کہ تمام سنی مسلمان انبیاء و اولیاء کے پوجاری ہیں اور سب شرک میں مبتلا ہیں [redacted] حالانکہ ہمارے نبی غیب دان [redacted] فرما چکے کہ میری امت شرک میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

☆امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت شداد بن اوس [redacted] سے راوی حضور پُرنور سید عالم [redacted] اپنی امت کی نسبت فرماتے ہیں۔

:اما انهم لا يعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولكن يراؤن باعمالهم ۔ خبردار رہو بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بُت کو، ہاں یہ ہوگا کہ دکھاوے کیلئے اعمال کریں گے۔(المسند لامام احمد بن حنبل حدیث شداد بن اوس [redacted] ۱/ ۱۲۴ [redacted] فتاوی رضویہ)

مسلمانوں کو تو خدا کی امان ہے اُن کیلئے اُن کے سچے نبی [redacted] سے سچی بشارت آئی ہے کہ یہ امتِ مرحومہ ہرگز شرک اور غیر خدا کی پرستش نہ کرے گی۔ لیکن یہ خارجی نجدی حضور [redacted] کے فرمان کے خلاف فتوے دیتے ہوئے ہم اہل سنت و جماعت (سنی مسلمانوں) کو انبیاء و اولیاء کا پوجاری قرار دیتے ہیں اور ہمیں کافر و شرک کہتے ہیں۔ **لاحول ولاقوة** مسلمانوں غیر خدا کو ہرگز ہرگز نہیں پوجیں گے ہاں جب تمام مسلمان دنیا سے رخصت ہو جائیں گے تب ضرور بتوں کی پوجا شروع ہو جائے گی۔ لیکن وہ پوجا کرنے والے مسلمان نہیں بلکہ کفار ہونگیں۔

☆حدیث شریف میں موجود ہے کہ: **لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد اللات والعزى (الى قوله يبعث الله ريحا طيبة فتوفى كل من كان في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان فيبقى من لا خير فيه فيرجعون الى دين ابائهم** "زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات وعزیٰ کی پھر سے پرستش نہ ہو اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اُٹھا لے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی '(صحیح مسلم کتاب الفتن واشتراط الساعۃ ۲/ ۳۹۴ [redacted] فتاوی رضویہ)

معلوم ہوا کہ بتوں کی پوجا اس وقت شروع ہوگی جب دنیا میں کوئی مسلمان باقی نہ رہے گا بلکہ نرے کافر رہ جائیں گے ۔اور اس شرک میں مبتلا بھی کفار ہونگیں ۔رہے مسلمان تو حضور [redacted] فرما چکے کہ "خبردار رہو بیشک وہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بُت کو"۔ لیکن یہ خارجی لوگ مسلمانوں کو غیر خدا کے پوجاری قرار دیتے ہیں۔ اب مسلمانوں تم ہی فیصلہ کرو کہ اپنے آقا [redacted] جن کا کلمہ پڑھتے ہو ان کی بات کو قبول کرو گے یا کہ ان خارجیوں نجدیوں کی بات جو کہ ہمارے آقا [redacted] کے حکم کے سراسر خلاف ہے؟

﴾.......شرک کی تعریف.......﴿

شرک وہی ہے جس کو لا الــٰــہ الا الــلّــہ نے باطل کیا یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو معبود ٹھہرانا ۔تفسیر خازن میں ہے ۔"مـن یشـرک بـالله یعنی یجعل معه شریکا غیره "شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ اس کے غیر کو شریک ٹھہرایا جائے ۔

علامہ تفتازانی [redacted] شرک کی تعریف اس طرح لکھتے ہیں "الا شـراک هـو اثبات الشریک فی الالوهیت بـمعـنـی واجب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادة کما للعبد الاصنام "یعنی شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو واجب الوجود ماننا جیسا کہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو لائق عبادت جاننا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے ۔(شرح عقائد)

توحید و شرک کے بارے میں تفصیلی گفتگو آگے آ رہی ہے ۔

﴾علماء وھابیہ کے عین اسلام کی تعریف﴿

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کو تمام وہابیہ (سعودی، اہلحدیث، دیوبندی) میں ایک خاص مقام حاصل ہے ۔سعودی عرب میں یہ کتاب مفت تقسیم کی جاتی ہے ۔علماء دیوبند **اس کتاب پر عمل کرنے کو عین اسلام ہے** قرار دیتے ہیں (فتاویٰ رشیدیہ ۱۲۱۹ز رشید احمد گنگوہی ۔تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۲۴) اور غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل **سید نذیر دہلوی صاحب کے** اقرار کو **"عین ایمان اور انحراف او راغراض ان سے عین کفر"** بتاتے ہے (فتاویٰ نذیریہ جلد ۱ ص ۱۰۵)

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب شرک کے بارے میں کہتے ہیں کہ "جو شخص ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسی کے واسطے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۶)

ہم کہتے ہیں کہ یہ تعریف خارجی ذہنیت کی عامل ہے ۔خارجیوں نے آیت مبارکہ "اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۔حکم نہیں مگر اللہ کا (پارہ ۷ الانعام ۵۷)" پکڑ کر امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضیٰ [redacted] اور حضرت معاویہ [redacted] کی تکفیر کی ۔ان خارجیوں کا بھی یہی کہنا یہی تھا کہ جو کام تم اللہ کیلئے کرتے ہو وہی تم حضرت علی کیلئے کررہے ہو اس لئے یہ شرک ہے ۔ جبکہ صحابہ اکرام علیہم الرضوان نے ایسی من گھڑت تعریف کی سخت مذمت کی ۔جس کا ثبوت پہلے بیان ہو چکا ۔

دہلوی صاحب نے بھی شرک کی جو تعریف بیان کی ہے ۔وہ بھی سراسر باطل ہے ۔کیونکہ ہم بہت سارے باتیں (یا کام) ایسے کرتے ہیں جو اللہ عزوجل کے بارے میں بھی تسلیم کررہے ہوتے ہیں اور اس کے بندوں کے بارے میں بھی (عطائی طور پر) تسلیم کرتے ہیں تو پھر دہلوی صاحب کی تعریف سے لازم ٹھہرا کہ سب کو شرک قرار دیا جائے ۔ لیکن ایسی جرات کوئی مسلمان نہیں کرسکتا ۔کیونکہ ان کے دلائل قرآن میں موجود ہیں ۔

⟨1⟩ ﴾.....اللہ "رحیم" اور رسول اللہ بھی "رحیم"......﴿

☆بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ **الرَّحِيْمِ** ۔اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (پارہ ۱۶ امریم ۹۶)

اور قرآن پاک ہی میں ہے کہ نبی پاک [redacted] بھی "رحیم" ہیں

☆لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ **رَّحِيْمٌ** ۔(پارہ ۱۱ التوبہ ۱۲۸)

دہلوی صاحب تو کہتے ہیں کہ جو شخص ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسی کے واسطے مانے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے تو بتایئے کہ اللہ عزوجل کو رحیم ماننا اور پھر رسول اللہ [redacted] کو بھی رحیم ماننا تو شرک ہوا کہ نہیں؟ دہلوی صاحب کے مطابق تو پکا شرک ہے ۔اب کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ ہم رسول اللہ [redacted] کو "رحیم" نہیں مانتے کیونکہ اس سے قرآن کی آیات کا انکار لازم ٹھہرے گا اور قرآن کا انکار کفر ہے ۔

⟨2⟩ ﴾.....اللہ "مومن" اور ہم بھی "مومن"......﴿

☆اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ **الْمُؤْمِنُ** الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۔ نہایت پاک سلامتی دینے والا امان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا (پارہ ۲۸ الحشر ۲۳)

اور قرآن پاک ہی میں ہے کہ اللہ [redacted] کے بندے بھی مومن ہیں "اِنَّمَا **الْمُؤْمِنُوْنَ** اِخْوَةٌ مسلمان مسلمان بھائی ہیں (پارہ ۲۶ ا الحجرات ۱۰)

⟨3⟩ ﴾اللہ "سمیع و بصیر" بندے بھی سمیع و بصیر﴿

☆اللہ عزوجل سمیع و بصیر ہے "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔ بیشک اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے (پارہ ۲۴ مومن ۲۰)

اور اللہ [redacted] کی عطا سے اس کی مخلوق بھی سمیع و بصیر ہے ہاں ہوسکتا ہے خارجی نجدی وہابی اندھے اور بہرے ہوں ۔

﴿4﴾ اللہ ”صدیق“ اور بندے بھی ”صدیق“

☆اللہ تعالیٰ صدیق ہے۔ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۔تم فرماؤ اللہ سچا ہے(پارہ۴آل عمران ۹۵)اور بندوں کے بارے میں ہے کہ ”اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۔ صبر والے اور سچے اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے (پارہ۳ عمران ۱۷) تو کیا اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور کو صدیق ماننا شرک ہو جائے گا؟

﴿5﴾ اللہ ”وکیل“ اور بندے بھی ”وکیل“

☆وَ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ ٹھہراؤ (پارہ۱۵الاسراء۲)

☆وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ۔اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو(پارہ۱۵الاسراء۶۵)

تو کیا آج قانونی مسائل میں عدالتوں میں موجود وکلاء کی طرف رجوع نہیں کیا جاتا اور ان وکیل نہیں مانا جاتا تو کیا ان کو وکیل ماننے سے شرک ہو جائے گا؟

﴿6﴾ اللہ ”ولی“ اور بندے بھی ”ولی“

☆اللہ عزوجل ”ولی“ ہے۔اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا. اللہ والی ہے مسلمانوں کا(پارہ۳البقرہ۲۵۷)اللہ مسلمانوں کا ولی، مددگار، کارساز ہے۔

لیکن دوسرے مقام میں خود اللہ عزوجل ہی فرماتا ہے کہ ”اِنَّمَا وَلِیُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۔تمہارے ولی نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں (پارہ۶ المائدہ ۵۵)قرآن تو کہتا ہے کہ ولی، مددگار، کارساز اللہ بھی ہے اور اسکے مقرب بندے بھی تو کیا یہ شرک ہو جائے گا؟

﴿7﴾ اللہ ”مولانا“ اور مسلمان علماء بھی ”مولانا“

☆هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔وہ ہمارا مولیٰ ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ چاہیے (پارہ۱۰التوبہ۵۱)حضور [redacted] نے جنگ بدر کے موقع پر صحابہ کرام [redacted] سے فرمایا کہ ابوسفیان کو جواب دو”قال قولوا .الله **مولانا** ولا مولیٰ لکم“ اللہ ہمارا مولانا (مددگار) ہے اور تمہارا مددگار کوئی نہیں۔(صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 147 کتاب الجہاد والسیر باب 207 حدیث نمبر 287)

☆فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ۔تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔(پارہ۲۸التحریم۴)

اللہ مولانا ہے لیکن تمام نجدی خود اپنے اکابرین کو بلکہ اپنے ناموں کے ساتھ بھی مولانا لکھتے اور خود کو مولانا کہلاتے ہیں۔اب نہ شرک یاد رہتا ہے اور نہ شرک ہونے کا خوف تو معلوم ہوا کہ صرف ظاہری لفظ سے شرک ثابت نہیں ہو جاتا ورنہ تمام نجدی شرک قرار پائیں گے۔

﴿8﴾ اللہ ”مالک“ اور انسان بھی ”مالک“

☆لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ. اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے(پارہ ۳ البقرہ۲۸۴) اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ۔**قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ** . یوں عرض کر اے اللہ ملک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جسے چاہے سلطنت چھین لے۔(پ۳ آل عمران ۲۶)

☆ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَ اصْبِرُوْا . اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ. یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ . وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو اور صبر کرو بے شک زمین کا مالک اللہ ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے وارث بنائے اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے(پارہ۹الاعراف ۱۲۸)

اس آیت سے بھی واضح ہو گیا کہ زمین کا مالک حقیقی تو صرف اللہ ہی ہے لیکن اپنے بندوں پرہیزگار بندوں میں جسے چاہے اپنی زمین کا وارث بناتا ہے۔

☆ **وَ اَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا** ۔اور قوم

کووارث کیا جو محض ناتواں گنی جاتی تھی اس زمین کی مشرقوں اور مغربوں کا جس میں ہم نے برکت دے رکھی ہے (اعراف پ ۹ آیت ۱۳۷ ترجمہ از تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۱۷) زمین و آسمان کی ہر چیز کا مالک اللہ ہے لیکن ہم سب بھی بہت ساری چیزوں کی ملک ہیں۔

﴿9﴾ اللہ "عزت والا" اور انسان بھی "عزت والے"

☆فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۔تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے (پارہ 5 النساء 139)

اللہ عزوجل نے خود دوسرے مقام پر فرمایا کہ "وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ کہ میں (اللہ) بھی عزت والا ہوں اور میرے رسول بھی اور ایمان والے بھی عزت والے ہیں وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔لیکن جو منافقین ان بزرگوں کو ذلیل کہہ رہے ہیں وہ نہیں جانتے۔ (پارہ 28 المنافقون 8)

﴿10﴾ اللہ "زندہ" اور انسان بھی "زندہ"

☆اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ. اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اوراوروں کا قائم رکھنے والا (پارہ 3 البقرۃ 255) ☆هُوَ الْحَيُّ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۔وہی زندہ ہے اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں (پارہ 24 مومن 65)

اب ہوسکتا ہے کوئی وہابی یہ دعویٰ کر بیٹھے کہ صرف اللہ ہی زندہ ہے باقی کسی کو زندہ ماننا شرک ہے ۔لیکن اللہ [redacted] خود ہی مخلوقات کے بارے میں فرماتا ہے کہ "وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَحْیَاكُمْ ۔اور وہی ہے جس نے تمہیں زندہ کیا (پارہ 17 الحج 66)

﴿11﴾ اللہ "غنی" اور رسول اللہ "غنی"

☆وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِيْمٌ . اور اللہ بے پرواہ حلم والا ہے (پارہ ۳ البقرہ ۲۶۳) ☆وَ رَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ . اور اے محبوب تمہارا رب بے پرواہ ہے رحمت والا ۔ (پارہ ۸ الانعام ۱۳۳)

اور اسی طرح رسول اللہ [redacted] کے بارے میں قرآن پاک ہی میں ہے کہ ☆وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى . اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کردیا (پارہ ۳۰ الضحیٰ ۸) اور حضرت عثمان غنی [redacted] کو تمام مسلمان اور خود مخالفین بھی "غنی" تسلیم کرتے ہیں ۔تو ان کو غنی ماننے سے شرک ہو جائے گا؟

پس ثابت ہوگیا کہ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب کی تعریف ہی من گھڑت ہے اور اگر ایسی تعریف کو صحیح تسلیم کیا جائے تو معاذاللہ یہ ماننا پڑے گا کہ قرآن نے شرک کی تعلیم دی ۔لاحول ولاقوۃ۔

اللہ اور مخلوق کی صفات میں ذاتی و عطائی کا فرق

اللہ تعالیٰ کی صفات بالذات ہیں نہ کہ بالعطاء یعنی اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت یا کمال غیر سے حاصل شدہ نہیں ۔اس کا ہر کمال ذاتی اور غیر مکتسب ہے جبکہ (مخلوقات) مقربین کے کمالات و صفات باذن اللہ (اللہ کی عطا سے) ہیں تو ثابت ہوا کہ کسی اور کیلئے صفات و کمالات بعطائے الٰہی تسلیم یا ثابت کرنا شرک نہیں بلکہ عین ایمان ہے ۔جیسا قرآن پاک میں ہے "من ذالذی یشفع عندہ الا باذنہ" 'کون ہے جو شفاعت کرے بغیر اس کے اذن کے ۔(قرآن) پتہ چلا کہ بغیر اذن خداوندی کے شفاعت کا اعتقاد شرک ہے اور باذن اللہ عین توحید ہے ۔اسی طرح حضرت عیسیٰ [redacted] کا مردے زندہ کرنا، اندھے اور کوڑھیوں کو اچھا کرنا ثابت ہے "وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ" اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سپید داغ والے کو اور میں مُردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے (پارہ 3 عمران 49) تو یہاں بھی باذن اللہ (اللہ کی عطاء) کا دعویٰ ہے لہذا جہاں اذن الٰہی آجائے تو شرک نہیں رہتا ۔ہاں اگر کوئی بغیر اذن الٰہی کا دعویٰ کرے تو یہ کھلا شرک ہے ۔لیکن کسی بھی مسلمان کو ایسا عقیدہ ہرگز نہیں بلکہ باذن الٰہی ہی تسلیم کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں واجب الوجود، ازلی، ابدی، مستقل، غیر متغیر، قائم بالذات، خالق و مالک حقیقی، غنی عن الغیر، وحدہ لاشریک لہ ہے پس اللہ کی سی صفات اوروں کیلئے ثابت کرنے کا یہ مطلب ہو کہ غیر اللہ کے لیے صفات ذاتی، قدیم، مستقل، غیر متغیر کا اعتقاد رکھا جائے اور اسے عطاء الٰہی کے بغیر کسی صفت سے متصف تسلیم کیا جائے جو کہ یقیناً شرک ہے۔

اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی رو سے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کیلئے ذرہ بھی قدرت یا اختیار یا علم ثابت کرنا اور تسلیم کرنا یا کسی بھی صفت کو ماننا اگر بالذات ہو تو شرک ہے لیکن غیر اللہ کیلئے کسی صفت کا اثبات بہ عطاء الٰہی (باذن اللہ ہو تو) ہرگز شرک نہیں ۔جبکہ وہ صفت از روئے قرآن و حدیث اس کیلئے ثابت ہو۔

غزالی دوراں علامہ احمد سعید کاظمی [redacted] فرماتے ہیں ۔مومن ہونے کیلئے ضروری ہے کہ عطاء خداوندی کا اعتقاد رکھتے ہوئے یہ اعتقاد بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کمال کسی مخلوق کو عطا فرمایا ہے وہ عطا کے بعد حکم خداوندی ارادہ و مشیت ایزدی کے ماتحت ہے ۔ہر آن خدا تعالیٰ کے مشیت اس کے متعلق ہے اور اس بندے کا ایک آن کے لیے

بھی خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور مستغنی ہونا قطعاً محال اور ممتنع بالذات ہے۔

خاص صفات اور عام صفات کا حیلہ

ایک نجدی شیخ نے اپنی ویب سایٹ پر اس کا یہ جواب دیا کہ ایک ہیں اللہ کی خاص صفات اور دوسری ہیں اللہ کی عام صفات ۔خاص صفات تو غیر اللہ کیلئے ماننا شرک ہے لیکن عام صفات غیر اللہ کیلئے تسلیم کرنا شرک نہیں ہے۔

خدارا! دیکھئے کس قدر ربکیسی اور لاشعاری کا مظاہرہ کیا جارہا ہے ۔لیکن یقین جانیے کہ یہ شیخ صاحب محض اپنی من مانی کررہے ہیں ورنہ اپنے اس دعوے پر ان کے پاس کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔کوئی اس شیخ سے پوچھے کہ قرآن پاک میں کہاں خاص وعام صفات کی تفریق کی گئی ہے؟ایسا حکم کہاں ہے؟اور کون سی آیت میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات خاص ہیں اور یہ صفات عام ہیں؟

پھر شیخ صاحب مردوں کو زندہ کرنا،اندھوں کو بینا کرنا،کوڑھیوں کو شفاء دینا خاص صفات میں شامل کریں گے یا کہ عام صفات میں؟یقیناً خاص صفات میں ہی شامل کریں گے تو پھر یہ خاص صفات شیخ صاحب حضرت عیسیٰ [redacted] کے لئے مان کر مسلمان رہے کہ مشرک قرار پائے؟ شیخ صاحب کے اصول سے تو یہ شرک ٹھہرا۔لہٰذا یہ خاص وعام کی بحث لغو ہے اصل بات وہی ہے اگر باذن الٰہی کا عقیدہ رکھا جائے تو شرک نہیں۔

بحرحال خاص وعام کی تفریق پر شیخ صاحب کو ثبوت پیش کرنا ضروری ہے ایسا نہیں کہ اپنی مرضی سے جو آیا کہہ دیا۔ویسے تو ان لوگوں کا یہ دعویٰ ہوتا ہے ''خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے اُن کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات امت پر لازم ہوجاتی تھی سوایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان ۴۴) پھر کہتے ہیں کہ''اسی طرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل وقرینہ سے کہتے ہیں سو اُس میں بھی کبھی درست ہوجاتی ہے کبھی چوک(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان ۳۲)

امام الوہابیہ کہتے ہیں کہ''کسی کی راہ ورسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ۴۳،۴۴)لہذا شیخ صاحب کے خاص وعام صفات کے حکم کو سند سمجھنا تقویۃ الایمان کے تحت شرک ٹھہرا۔

اسماعیل دھلوی حضرت یوسف [redacted]

☆امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ''شرک کے معنی یہ کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں پر نشان بندگی کے ٹھیرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی ......سوان باتوں سے شرک ثابت ہوتا جاتا ہے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیرالاخوان صفحہ۱۲باب پہلا توحیدوشرک کے بیان میں)

تو اسماعیل دہلوی صاحب کے اس بیان پر بھی ہم حضرت عیسیٰ [redacted] کے اس قرآنی بیان کو پیش کریں گے جو شیخ صاحب کے رد میں پیش کیا گیا۔اور دہلوی صاحب کے پیروکاروں سے پوچھیں گے کیا زندگی وموت،بیاری وصحت وشفا عطا کرنا یا اس پر قدرت اللہ کے واسطے خاص ہے کہ نہیں؟خود دہلوی صاحب نے اپنی اسی کتاب تقویۃ الایمان میں انہی باتوں کو اللہ کے واسطے خاص تسلیم کیا۔تو پھر حضرت عیسیٰ [redacted] کے لئے یہ باتیں مان کر مسلمان رہے کہ مشرک؟ حضرت عیسیٰ [redacted] کے ان معجزات کا کوئی انکار بھی نہیں کرسکتے کیونکہ یہ قرآن میں موجود ہیں اور قرآن کا انکار کفر ہے۔

پھر''رب'' کا لفظ اللہ [redacted] کیلئے خاص ہے کہ نہیں؟''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ''(پارہ1 الفاتحہ 1)تو اب کسی اور کو رب کہنے سے شرک لازم آئے گا کہ نہیں؟کیا اسماعیل دہلوی کے پیروکار کسی غیر اللہ کو رب کہنا جائز وتسلیم کریں گے؟ لیکن قرآن پاک میں موجود ہے کہ حضرت یوسف [redacted] نے دنیاوی بادشاہ کو رب کہا۔

☆**اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ** ۔وہ عزیز تو میرا رب یعنی پرورش کرنے والا ہے(پارہ۱۲یوسف۲۳) فی الجلالین انی ای الذی اشترانی ربی سیدی ۔تفسیر جلالین میں ہے بیشک وہ جس نے مجھے خریدا وہ میرا رب یعنی میرا آقا ہے۔(جلالین کلاں تحت الآیۃ۲۳/۱۲ ۱۱۲ اصح المطابع دہلی ص ۱۹۱ بحوالہ فتاویٰ رضویہ جلد۳۰ صفحہ۲۰۷)

☆**يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا** ۔اے قید خانہ کے دونوں ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب (بادشاہ) کو شراب پلائے گا(پارہ۱۲یوسف۴۱)

☆**قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ** ۔کہا اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا(پارہ۱۲یوسف۵۰)شکر ہے کہ حضرت یوسف [redacted] کے زمانے میں کوئی وہابی نہیں تھا ورنہ تو حضرت یوسف [redacted] بھی ان کے ہاتھوں نہ بچ سکتے۔(معاذاللہ)

☆غیر مقلدین اہلحدیث اور سعودی عرب کا اردو ترجمہ قرآن وتفسیر''تیسیر الرحمٰن'' جو سعودی عرب کے مفتیان وعلماء سے تصدیق شدہ ہے۔جیسا کہ اس تفسیر کے شروع ہی میں ان کی قرارداد کمیٹی کا بیان لکھا ہوا ہے کہ''یہ ترجمہ قرآن کریم کا صحیح ترین ترجمہ ہے اور یہ تفسیر اردو زبان میں سلف صالحین کے مسلک ومنہج سے قریب تر تفسیر ہے۔''

(تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن صفحہ:ج)

اسی "تیسیر الرحمٰن" میں ہے کہ "الف لام کے اضافہ کے ساتھ (الرب) صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ **مخلوق کے لئے اضافت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے** مثلاً "رب الدار" گھر والا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کہا ہے ﴿**ارجع الی ربک**﴾ اپنے آقا کے پاس لوٹ کر جاؤ۔ (یوسف:۵۰) ...... **"رب" کا ایک معنی "مربی"** بھی کیا گیا ہے، بایں طور کہ وہ [تربیۃ] سے مشتق ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا بطور عام اور بطور خاص مدبر و مربی ہے۔ (تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن الجزء الاول صفحہ ۱۹ الفاتحہ: محمد لقمان السلفی)

یہاں یہ بھی یاد رہے انہوں نے قرآن پاک سورۃ یوسف آیت ۵۰ کو بطور دلیل پیش کیا اور بتا دیا کہ لفظ "رب" مخلوق کیلئے اضافت کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔ لہذا جب "رب" کا لفظ اضافت کے ساتھ مخلوق کیلئے استعمال کرنا جائز ہے کفر و شرک ہرگز نہیں تو اولیاء کرام علیہم الرضوان کیلئے لفظ داتا، غوث، مشکل کشاء کیونکر کفر و شرک ہو سکتا ہے؟

بحرحال اسماعیل دہلوی کی اس تعریف شرک کے مطابق حضرت یوسف علیہ السلام ایک ایسی چیز جو اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہے اور اپنے بندوں پر نشان بندگی کے ٹھہرائی ہے وہ چیز حضرت یوسف [redacted] نے (بقول دہلوی) مصر کے بادشاہ کے واسطے تسلیم کی۔ تو ایسی خود ساختہ کفر و شرک کی تعریفوں سے تو عام مسلمان تو کیا صحابہ [redacted] بلکہ خود انبیاء کرام علیہم [redacted] بھی محفوظ نہ رہے۔ معاذ اللہ عزوجل۔ اسلئے ایسی من گھڑت تعریفوں کو بیان کر کے امت مسلمہ کو کافر و شرک بنانے کا ذوق و شوق رکھنے والے توحید کے دعوے دار حضرات ہوش کے ناخن لیں۔

﴿امام قاضی عیاض کی عبارت سے نجدیوں کی جہالت﴾

امام المحدثین قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی [redacted] فرماتے ہیں کہ "کہ لو میں ایک نکتہ بیان کرتا ہوں۔ **جو کہ ضعیف الوہم مریض الفہم سے گزر چکا ہے**۔ جو کہ اس کو تشبیہ کے گڑھوں سے نکالے اور طمع سازباتوں سے دور کرے۔ وہ یہ ہے کہ اس کا اعتقاد رکھے۔ اللہ تعالیٰ جل اسمہ، اپنی عظمت۔ بڑائی، حکومت۔ عمدہ ناموں اور بڑی **صفات** میں اس حد تک ہے کہ اپنی مخلوقات میں سے مشابہ نہیں۔ اور نہ کسی کو اس سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اور بلاشبہ جو شرع میں خالق اور مخلوق پر بولا گیا ہے۔ ان دونوں میں حقیقی معنی کے لحاظ سے مشابہت نہیں۔ کیونکہ قدیم کی صفات حادثات کے خلاف ہوتی ہے۔ پس جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور ذاتوں کے مشابہ نہیں۔ **ایسا ہی اس کی صفات مخلوق کی صفات کے مشابہ نہیں**۔ کیونکہ ان کی صفات اعراض اور اغراض سے جدا نہیں ہوتیں اور باری تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ بلکہ وہ

ہمیشہ اپنی صفات و اسماء کے ساتھ ہے۔ اس بارہ میں خدا کا یہ قول کافی ہے "لیس کمثلہ شئی" یعنی اس کی مثل کوئی نہیں ہے۔ خدا کیلئے ان علماء عارفین محققین کی بہتری ہے **جنہوں نے یہ کہا ہے کہ توحید الٰہی ذات کے ثابت کرنے کا نام ہے اور ذاتوں سے مشابہ نہیں۔ اور نہ صفات سے معطل ہے**۔

اسی نکتہ کو واسطی [redacted] نے اچھی طرح بیان کر کے بڑھایا ہے۔ اور یہی ہمارا مقصود ہے اس نے کہا ہے کہ اس ذات کی طرح اور کوئی ذات نہیں۔ نہ اس کے نام کی طرح کوئی نام ہے۔ نہ اس کے فعل کی طرح کوئی فعل ہے اور نہ اس کی صفت کی طرح کوئی صفت ہے۔ مگر صرف لفظ کی لفظ کے ساتھ موافقت کی وجہ سے ہے۔ اور ذات قدیمہ اس سے بڑی ہے۔ کہ اس کی صف حادث ہو۔ جیسا کہ یہ محال ہے۔ کہ ذات محدثہ کی صفت قدیم ہو۔ اور یہ سب مذکورہ بالا اہل الحق والسنت والجماعت رضی اللہ عنہم کا مذہب ہے۔ (الشفاء شریف ۲۳۶۔ فرید بک سٹال)

﴿...... الوہیت عطائی نہیں ہو سکتی ......﴾

علامہ احمد سعید کاظمی [redacted] نے اپنی کتاب "توحید و شرک" میں فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ سب کچھ دے سکتا ہے مگر الوہیت نہیں دے سکتا، کیونکہ الوہیت مستقل ہے اور عطائی چیز مستقل نہیں ہو سکتی۔ الوہیت استقلال ہی کے معنی میں ہے۔ لیکن مشرکین کا کہنا تھا کہ ..... اللہ تعالیٰ نے ہمارے تمام معبودوں کو الوہیت دے دی۔ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو وصف الوہیت عطا فرما دیا ہے تو مشرک اور ملحد ہے، مشرکین اور مومنین کے مابین بنیادی فرق یہی ہے کہ وہ غیر اللہ کے لئے عطائے الوہیت کے قائل تھے اور مومنین کسی مقرب سے مقرب ترین (ہستی) حتیٰ کہ حضور سید المرسلین [redacted] کے حق میں بھی الوہیت اور عطائے ذاتی کے قائل نہیں۔ ملخصاً۔

﴿...... توحید کا بیان ......﴾

اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجود قدیم، ازلی ابدی ہے، وہ اپنی ذات و صفات، اسماء و افعال میں یکتا و بے مثال ہے، وہی مستحق عبادت ہے اس کے سوا کسی کو واجب بالذات قدیم یا ازلی و ابدی اور غیر فانی ماننا یا اس کے سوا کسی میں کوئی صفت ازلی، ابدی مستقل بالذات ماننا یا اس کے سوا کسی کو مستحق عبادت ماننا شرک جلی ہے، بندوں میں جو صفات حیات، ارادہ، علم، معرفت، سمع، بصر، اختیار و قدرت وغیرہ پائے جاتے ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کے تخلیق کردہ ہیں جو اسکی صفات عالیہ کے زیر فیضان ہیں۔

کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" میں توحید کا مکمل بیان ہے یعنی اس بات کا زبان سے اقرار اور دل سے یقین کرنا کہ سچا معبود اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں ۔لا الہ الا اللہ کی تشریح میں حضرت العلامہ علی قاری محدث [redacted] مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں ۔(لا الہ) لا ھی النافیۃ للجنس علیٰ تنصیص علیٰ نفی کل فرد من افردہ (الا اللہ) قیل خبر. لا. والحق انہ محذوف والاحسن فیہ لا الہ معبود بالحق فی الوجود. الا اللہ. ولکون الجلالۃ اسما للذات المستجمع لکمال الصفات وعلماً للمعبود بالحق قیل لو بدل بالرحمٰن لایصح بہ التوحید المطلق ثم قیل التوحید ھو الحکم بوحدانیتہ منعوتا بالتنزہ عما یشاء بہ اعتماد اقولا وعملا فیقینا وعرفانا فمشاھدۃ وعیانا فثبوتا ودواما. "ترجمہ: لا الہ میں لا نفی جنس (ذات) کا ہے جو ہر فرد الہ کی نفی پر نص ہے اور الا اللہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ "لا" کی خبر ہے اور حق یہ ہے کہ خبر محذوف ہے اور احسن یہ کہ ہستی میں کوئی الہ معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے کیونکہ اسم اللہ ذات مستجمع صفات کمال کا اسم اور معبود برحق کا علَم () ہے۔ کہا گیا ہے کہ اگر اس کی جگہ الرحمٰن لایا جائے تو توحید مطلق اس سے صحیح نہ ہو۔ پھر کہا گیا ہے کہ توحید کسی شے کی وحدانیت کا حکم کرنا اور اس کو جاننا ہے اور اصطلاح میں "توحید اللہ تعالیٰ کی ذات کو اس کی وحدانیت کے ساتھ مشابہ سے منزہ ثابت کرنا اعتقاداً پھر قولاً و عملاً پھر یقیناً و عرفاناً پھر مشاہدۃً و عیاناً پھر ثبوتاً و دواماً۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ۔ بحوالہ کتب علماء اہل سنت)

نفی کیسے کی جائے گی؟

یاد رہے کہ جہاں کہیں نفی کے بعد اثبات کیا جائے اس کی بہت سے قسموں میں سے دو یہ ہیں "نفی مطلق بطریقہ مطلق" اور "نفی مطلق بطریقہ خاص" قرآن واحادیث اور مفسرین قرآن نے بھی ان ہی دو قسموں کو بیان کیا ہے جن میں فرق نہ کرنا، نہ سمجھنا غلط استدلال کا ذریعہ ہوتا ہے ۔

1 نفی مطلق بطریقہ مطلق

لا الہ الا اللہ اس میں نفی مطلق بطریقہ مطلق ہے یعنی اللہ کے بغیر اور کوئی اللہ نہیں، خواہ ذاتی ہو یا عطائی، مستقل ہو یا غیر مستقل، ازلی، حادث وغیرہ ہر طرح اس کی نفی ہے ۔اور قرآن وحدیث میں غیر اللہ کے خدا ہونے کی ممانعت پر دلائل موجود ہے ۔

2 نفی مطلق بطریقہ خاص

لا موجود الا اللہ، لا مقصود الا اللہ، اس میں نفی مطلق بطریقہ خاص ہے نہ مطلق ۔یعنی حقیقی، ذاتی، ازلی، مستقل اللہ کے بغیر کوئی موجود نہیں بلکہ جو بھی وجود ہے عطائی، حادث، غیر حقیقی ہے ۔اسی طرح "لہ ما فی السموت والارض" اسی کا ہی ہے جو کچھ زمین وآسمان میں ہے تو یہاں اس کی ملکیت حقیقی، ابدی مستقل ہے اور غیر سے اسی کی اسی خاص طریقہ سے نفی ہے ورنہ عطائی، غیر مستقل، حادث اس کے بندے بھی زمینوں اور آسمانوں کی چیزوں کے مالک ہیں ۔

وھابیوں کا دعویٰ کب سچا ہو گا؟

پس اگر تو قرآن وحدیث سے غیر اللہ سے ان الفاظ کی نفی مطلق بطریقہ مطلق ثابت ہو جائے تب تو منکرین (وہابیہ) کا مدعیٰ ثابت اور ان الفاظ وعقائد کا کفریہ وشرکیہ ہونا ثابت لیکن اگر نفی مطلق بطریقہ خاص" کے مطابق نفی ثابت ہوتی ہے تو کچھ حرج نہیں کیونکہ نفی ذاتی، مستقل وابدی وحقیقی ہی ہوگی نہ کہ (باذن الہٰی) عطائی، غیر مستقل، حادث کی نفی ہے۔

منکرین (وہابیہ) کا حق پر ہونا تب ثابت ہوگا جب طریقہ استدلال میں کسی آیت سے اس کا تخالف وتعارض نہ آتا ہو اور نفی مطلق بطریقہ مطلق کے اصول کے مطابق دلیل ہو مثلاً اگر مستدل نے ایک آیت سے نفی مطلق پر استدلال کیا اور دوسری آیت میں اثبات بعض ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا بلکہ مستدل بھی مانتا ہے تو اس تخالف کو اٹھانے کیلئے کہنا پڑے گا کہ مستدل نے نفی مطلق کی ٹھیک نہیں بلکہ اس میں نفی بعض ہے جو اثبات بعض سے معارض نہیں کیونکہ سالبہ کلیہ نقیضِ موجبہ جزئیہ ہے، سالبہ جزئیہ معارض موجبہ جزئیہ نہیں ۔

قرآن کریم نے مختلف مقامات واعتبارات کے لحاظ سے ایک ہی لفظ کو معنی میں بوجہ ذاتی، عطائی، حقیقی، مجازی وغیرہ استعمال کیا ہے جس پر منکرین (وہابیہ) کا غور نہ کرنا اور ایک ہی اعتبار لے کر فتویٰ دیتے جانا حکم قرآن کے خلاف ہے کیونکہ انکار بعض القرآن مستلزم کل ہے ۔

شرک کی تعریف

شرک وہی ہے جس کو لا الہ الا اللہ نے باطل کیا یعنی اللہ تعالی کے سوا کسی اور کو معبود ٹھہرانا۔ تفسیر خازن میں ہے۔ "من یشرک باللہ یعنی یجعل معہ شریکا غیرہ "شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ اس کے غیر کو شریک ٹھہرایا جائے۔

☆علامہ تفتازانی [redacted] شرک کی تعریف اس طرح لکھتے ہیں "الا شراک ھو اثبات الشریک فی الالوھیت بمعنی واجب الوجود کما للمجوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کما للعبدۃ الاصنام "یعنی شرک یہ ہے کہ اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو واجب الوجود ماننا جیسا کہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے یا اللہ تعالی کے علاوہ کسی دوسرے کو لائق عبادت جاننا جیسا کہ بت پرستوں کا عقیدہ ہے۔(شرح عقائد)

واجب الوجود ایسی ذات کو کہتے ہیں جو اپنے موجود ہونے میں کسی دوسرے کی محتاج نہ ہو اور نہ ہی اس کی کوئی ابتداء ہو اور نہ انتہاء۔ جیسے اللہ تعالی کی ذات پاک ہے۔ اب اگر کسی نے یہ عقیدہ رکھا کہ جیسے اللہ تعالی کی ذات واجب الوجود ہے اسی طرح کوئی دوسرا بھی واجب الوجود ہے۔ ایسا شخص بے شک مشرک ہے۔

☆عام طور پر شرک کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے (۱) شرک فی الذات ......(۲) شرک فی الصفات

(۱) شرک فی الذات یعنی اللہ تعالی کی ذات پاک میں کسی غیر کو شریک ٹھہرانا مطلب یہ کہ اللہ تعالی کی ذات جیسا کسی دوسرے کو سمجھنا۔ اللہ کی ذات بابرکت واجب الوجود ہے لہذا کسی دوسرے کو واجب الوجود ماننا شرک فی الذات کہلاتا ہے۔

(۲) شرک فی الصفات :اللہ تعالی کی صفات عالیہ میں کسی غیر کو شریک ٹھہرانا یعنی جیسی صفات عالیہ اللہ کی ہیں ایسی ہی صفات بغیر کسی فرق کے کسی دوسرے کیلئے ثابت کرنا شرک فی الصفات ہے۔

☆حضرت شیخ المحققین عبدالحق محدث دہلوی [redacted] اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔ بالجملہ شرک سہ قسم است۔ در وجود و در خالقیت و در عبادت۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شرک تین طرح کا ہوتا ہے۔

(1) ایک تو یہ کہ اللہ تعالی کے سوا کسی دوسرے کو واجب الوجود ٹھہرائے۔

(2) دوسرے یہ کہ کسی دوسرے کو اللہ تعالی کے سوا حقیقۃ خالق جانے۔

(3) تیسرے یہ غیر اللہ کی عبادت کرے یا اللہ کے سوا کسی کو مستحق عبادت سمجھے۔

معلوم ہوا کہ واجب الوجود یعنی اپنی ذات وصفات میں دوسرے سے بے نیاز اور غنی بالذات فقط اللہ تعالی ہے اور فقط وہی عبادت کے لائق ہے اور حقیقۃ وہی خالق ہے۔ پس اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو ذات وصفات میں دوسرے سے بے نیاز اور غنی بالذات جانے یا اسے حقیقۃ خالق جانے یا مستحق عبادت سمجھے تو وہ مشرک ہے۔

مثلاً آریہ جو اللہ کے سوائے روح اور مادہ کو بھی قدیم اور واجب الوجود مانتے ہیں اور خالق سے بے نیاز جانتے ہیں مشرک ہیں اور مثلاً ستارہ پرست کہ تغیرات عالم کو تاثیر کواکب سے جانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ستارے اپنی تاثیرات میں غنی بالذات ہیں۔ کسی محتاج نہیں پس یہ بھی مشرک ہیں۔ یا بت پرست جو بتوں کو مستحق عبادت جانتے اور ان کی عبادت کرتے ہیں یہ بھی مشرک ہیں۔ لیکن جو لوگ اشیاء کو اللہ تعالی کی عطا سے جانتے ہیں وہ کسی طرح مشرک نہیں ٹھہرتے۔

مختصر یہ کہ اللہ تعالی اپنی ذات وصفات میں واجب الوجود، ازلی، ابدی، مستقل، غیر متغیر، قائم بالذات، خالق و مالک حقیقی، غنی عن الغیر، وحدہ لاشریک لہ ہے پس اللہ کی سی صفات اوروں کیلئے ثابت کرنے کا یہ مطلب ہو کہ غیر اللہ کے لیے صفات ذاتی، قدیم، مستقل، غیر متغیر کا اعتقاد رکھا جائے اور اسے عطاء الہی کے بغیر کسی صفت سے متصف تسلیم کیا جائے جو کہ یقیناً شرک ہے۔

اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کی رو سے اللہ تعالی کے سوا کسی دوسرے کیلئے ذرہ بھی قدرت یا اختیار یا علم ثابت کرنا اور تسلیم کرنا یا کسی بھی صفت کو ماننا اگر بالذات ہو تو شرک ہے لیکن غیر اللہ کیلئے کسی صفت کا اثبات بہ عطاء الہی ہرگز شرک نہیں۔ جبکہ وہ صفت از روئے قرآن وحدیث اس کیلئے ثابت ہو۔

حقیقت یہ کہ کفار و مشرکین آثار کو اسباب کی طرف حقیقۃ منسوب کرتے ہیں اور انھیں مستقلاً بالذات موثر جانتے ہیں مگر مسلمان اسباب کو وسائل جانتے ہیں اور ان وسائل کے حجابات میں قادر مطلق کے دست قدرت کو دیکھتے ہیں، اختیار بالذات اللہ تعالی ہی کو سمجھتے ہیں اور افعال وصفات اور تاثیرات کو اسباب و وسائل کی طرف مجازاً منسوب کرتے ہیں نہ کہ حقیقتاً۔ پھر اگر اس فرق وامتیاز کو تسلیم نہ کیا جائے تو انسان ہر بات میں مشرک ہو جائے اور ایمان کی کوئی راہ ہی نہ رہے۔ پس مخلوق میں سے کسی کیلئے صفات وکمالات کو بہ عطائے الہی جاننا ہی اللہ کی سی صفات اوروں کیلئے تسلیم یا ثابت کرنے کے حکم سے خارج ہے کیونکہ اللہ تعالی کی صفات بالذات ہیں نہ کہ بالعطاء یعنی اللہ تعالی کی کوئی صفت یا کمال غیر سے حاصل شدہ نہیں۔ اس کا ہر کمال ذاتی اور

غیر مکتسب ہےتو ثابت ہوا کہ کسی اور کیلئے صفات وکمالات بعطائے الٰہی تسلیم یا ثابت کرنا شرک نہیں بلکہ عین ایمان ہے۔

پس ثابت ہوا کہ شفہاء الاحلام وہابی اب تک ذات صفات الٰہی سے بے خبر اور جاہل ہیں کہ یہ مسئلہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا۔ اسی لیے یہ لوگ انبیاء کرام [redacted] اور اولیائے کرام کیلئے کوئی صفت وکمال بہ عطائے الٰہی تسلیم کرنے کو بھی اللہ کی سی صفت قرار دے کر خواہ مخواہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کو شرک ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ ہنوز وہ خود تو حید و شرک کی حقیقت سے بے خبر ہیں قصور تو ہے خود ان کے فہم وعلم کا مگر مجرم ٹھہراتے ہیں دوسرے بے گناہوں کو۔ ان کے اس مسئلہ کو نہ سمجھنے کا یہ نا قابل تردید ثبوت ہے کہ یہ مخلوق میں سے کسی کیلئے بھی کوئی صفت بہ عطائے الٰہی تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

پھر بھلا کوئی ان سے پوچھے کہ اگر تم کسی کیلیے کوئی صفت بعطائے الٰہی تسلیم کرنے کو شرک ہی ٹھہراتے ہو تو بتاؤ کہ اللہ تعالٰی کی صفت حیی ہے یا نہیں۔ پھر کیا شرک سے بچنے کی خاطر تم اپنے آپ کو مردہ کہو گے؟ کیا تمھارے بڑے بھی کسی زمانہ میں صفت حیات سے متصف ہو یا نہیں؟ اللہ تعالٰی کی ایک صفت عالم ہےتو کیا تم خود کو یا اپنے پیشواؤں کو عالم نہیں سمجھتے؟ سمیع اللہ تعالٰی کی صفت ہے اور بصیر بھی تو کیا تم سمیع وبصیر نہیں ہو؟ پھر کلام کرنا بھی اللہ کی صفت ہے اور ارادہ وقدرت بھی اللہ تعالٰی کی صفات ہیں پھر شرک سے بچنے کیلئے تم کیا کرو گے؟

آیا یوں کہو گے کہ ہم میں اللہ کی صفات ؛میں سے کوئی صفت نہیں ہم وہابی سب مردے ہیں۔ جاہل مطلق ہیں۔ بہرے ہیں۔ اندھے ہیں، گونگے ہیں اور ہم وہابیوں میں نہ ارادہ ہے نہ قدرت تم کیا تم خاک ہو یا پتھر، جماد محض ہو؟ پھر اگر تمھاری یہ بات بھی تسلیم کر لی جائے کہ تم سب کے سب اجساد وجامد ہو تو بھی تمھارا پیچھا شرک سے نہیں چھوٹتا کہ جسم جامد ہونے کی صورت میں بھی موجود ہونا پایا جائے گا اور موجود ہونا بھی اللہ کی صفت ہے تو پھر شرک سے بچنے کیلئے اپنے وجود کا بھی انکار کر دو گے؟ یعنی کہ دنیا میں تمھارا وجود ہی نہیں ہے۔ پس اگر تمھاری باتیں صحیح ہیں تو بتاؤ کہ تم کیا ہو؟ تم کس حیثیت سے موجود ہو؟ دنیا میں کیونکر چلتے، پھرتے، دیکھتے، سنتے، دنیاوی کام کاج کرتے اور یہ شرک وکفر کی گردانیں رٹتے، اوٹ پٹانگ تحریریں لکھتے اور لمبی چوڑی تقریریں جھاڑتے پھرتے ہو۔ تم میں یہ صفات کہاں سے اور کیسے آ گئیں؟ کیا تم میں یہ صفات بالذات ہیں، خودبخود ہیں یا اللہ تعالٰی کی عطا کردہ؟

تو اب انھیں لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا اور کہنا پڑے گا کہ ہمیں یہ صفات اللہ تعالٰی نے عطا فرمائی ہیں مگر اس قدر خرابی بسیار کے بعد بھی اپنے خانہ ساز وہابیانہ اصول کی بناء پر شرک سے یہ بچ نہ سکے بلکہ مشرک ہی رہے کیونکہ ان کا اصول یہ ہے کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خودبخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی طاقت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان)

تو ان کو چاہیے کہ کوئی تیسری صورت نکالیں اور شرک سے بچنے کی تدبیر کریں۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زُلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مزید برآں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ بقول نجدیہ وہابیہ اللہ تعالٰی نے مخلوق سے کسی کو کوئی صفت عطا نہیں فرمائی تو پھر افراد واشیاء مخلوقات میں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں بلکہ لاتعداد اقسام کی دوویا اور جڑی بوٹیاں کہ نفع بھی پہنچاتی ہیں اور نقصان بھی۔ بارود، ڈائنامیٹ، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ ہتھیاروں میں یہ قوت کہاں سے اور کیونکر ہے کہ چشم زدن میں ہزروں لاکھوں جانداروں کو موت کے گھاٹ اتار دیں، پہاڑوں کو اڑا دیں اور علاقوں کے علاقے تباہ وبرباد کر ڈالیں۔ نیز ٹیلی فون، وائرلیس، ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ میں یہ صفات کہاں سے آ گئیں کہ سینکڑوں، ہزاروں میل دور ملکی سے ملکی آوازوں اور تصویروں کو بھی آن واحد میں پہنچا دیں۔

یہ بات تو صاف ظاہر ہے کہ ان اشیاء میں یہ صفات وتاثیرات ذاتی نہیں ہیں تو لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ان اشیاء میں یہ صفات وتاثیرات بہ عطائے الٰہی ہیں کہ اللہ تعالٰی کی صفات اور قدرتوں کا ظہور ان کے ذریعے ہوتا ہے **تو پھر جب کہ ایسی ادنٰی اور بے جان** اشیاء کیلیے بھی صفات وتاثیرات بہ عطائے الٰہی تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں تو حضرت انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اس کے لیے صفات بہ عطائے الٰہی تسلیم کرنے میں کیونکر تامل ہو سکتا ہے۔

پس نجدیہ وہابیہ کے انکار سے واضح ہے کہ یہ عقل ودانش سے عاری لوگ عام انسان کے مقام ومنصب سے بھی واقف نہیں چہ جائیکہ اللہ تعالٰی کے برگزیدہ بندوں، خلفاء اللہ فی الارض انبیاء کرام [redacted] اور اولیاء اللہ [redacted] کے اعلٰی وبلند وبالا مقامات ومناصب کو جن سکیں اور ان کے فضائل وکمالات علوم واختیارات اور خداداد تصرفات کو سمجھ سکیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالٰی اور حدیث میں سرکار دو عالم محمد رسول اللہ [redacted] کے ارشادات گواہ ہیں کہ محبوبان خدا انبیاء واولیاء متخلق باخلاق اللہ ہیں۔ صفاتِ الٰہی کے مظہر ہیں۔ بہ عطائے الٰہی متصرف ہیں اور ان کا ہر کام حکم و مشیت الٰہی کے تحت ہوتا ہے۔ غزالی دوراں علامہ احمد سعید کاظمی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ مومن ہونے کیلئے ضروری

ہے کہ عطاء خداوندی کا اعتقاد رکھتے ہوئے یہ اعتقاد بھی رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کمال کسی مخلوق کو عطا فرمایا ہے وہ عطا کے بعد حکم خداوندی ارادہ و مشیت ایزدی کے ماتحت ہے۔ ہر آن خدا تعالیٰ کے مشیت اس کے متعلق ہے اور اس بندے کا ایک آن کے لیے بھی خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور مستغنی ہونا قطعاً محال اور ممتنع بالذات ہے۔ (تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر، ماخوذ از تنویر البرہان از قلم ابوالحسان قادری ۱۴۶ تا ۱۵۲)

اس تفصیلی گفتگو کے بعد اب ہم علماء وہابیہ کے امام و شہید اسماعیل دہلوی صاحب کی کتاب سے چند ایسے من گھڑت شرکیات بیان کرتے ہیں جن کو پڑھ کر آپ حیران و پریشان رہ جائیں گے۔

﴿اسماعیل دھلوی کے من گھڑت شرکیات﴾

امام الوہابیہ (اسماعیل دہلوی صاحب) نے خوب من مانی کی جس چیز کو دل میں آیا منہ اٹھایا اور شرک کہہ دیا، نہ کسی دلیل کی ضرورت اور نہ کسی ثبوت کی حاجت۔ دوسروں کو تو صرف قرآن و حدیث کی راہ اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "اپنی طرف سے جھوٹ مت ٹھیرالو کر فلانا کام کیجئے اور فلانا کام نہ کیجئے کہ کسی کو روا یا نا روا کر دینا اللہ ہی کا شان ہے (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۰)

لیکن اپنی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کو شرک ٹھہرانے کا جب بھوت سوار ہوا تو نہ کوئی قرآن کی آیت پیش کی اور نہ کوئی مصطفیٰ کریم [redacted] کا فرمان پیش کیا بس دھڑا لے سے شرک کہہ دیا۔ اب نہ یہ یاد رہا کہ یہ تو اللہ کی شان ہے میں کون ہوں اپنی طرف سے کسی چیز کو کفر یا شرک کہوں۔ لیکن نہیں نہیں اپنے لئے تو وہابیوں کو ہر چیز روا ہے۔ اپنا مقام تو بہت بلند و بالا ہے۔ سب اصول و فتوے تو مسلمانوں کیلئے ہیں۔ معاذ اللہ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ بحر حال آیئے اب علماء اہلحدیث و دیوبند کے امام اسماعیل دہلوی کے چند من گھڑت شرکیات ملاحظہ کیجئے۔

﴿تقویتہ الایمان کے 19 من گھڑت شرک﴾

(1) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام پر جھاڑو دینی شرک ہے۔

(2) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام پر روشنی کرنی بھی شرک ہے۔

(3) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام پر فرش بچھانا بھی شرک ہے۔

(4) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام پر پانی پلانا بھی شرک ہے۔

(5) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام پر وضو غسل کا لوگوں کیلئے سامان درست کرنا بھی شرک ہے۔

(6) اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا بھی شرک ہے۔

(7) اللہ کے علاوہ کسی اور کے نام پر مال خرچ کرنا بھی شرک ہے۔

(8) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا بھی شرک ہے۔

(9) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف سفر کرتے ہوئے ایسی (تعظیم و ادب والی) صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اُس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں یہ بھی شرک ہے۔

(10) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام کی طرف جاتے ہوئے نامعقول باتیں کرنے سے بچنا بھی شرک ہے۔

(11) کسی کی قبر پر غلاف ڈالنا بھی شرک ہے۔

(12) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام اور اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا بھی شرک ہے۔

(13) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام کا پانی غائبوں کے واسطے لے جانا بھی شرک ہے۔

(14) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام سے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا بھی شرک ہے۔

(15) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا بھی شرک ہے۔

(16) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام پر شکار نہ کرنا بھی شرک ہے۔

(17) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام کے درخت نہ کاٹنا بھی شرک ہے۔

(18) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام کا گھاس نہ اُکھاڑنا بھی شرک ہے۔

(19) اللہ کے گھر کے علاوہ کسی اور مقام پر مواشی نہ چرانا بھی شرک ہے۔

اب ان 19 من گھڑت شرکیات کے بارے میں تقویۃ الایمان کی اصل عبارات ملاحظہ کیجئے۔

☆اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ" اور تیسری بات یہ کہ **بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں ان کو عبادت کہتے ہیں جیسے** سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اس کے نام پر مال خرچ کرنا اور اس کے نام کا روزہ رکھنا اور اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اُس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور رستے میں اُس مالک کا نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اُس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اس کی طرف جانور لے جانا اور وہاں منتیں ماننی اُس پر غلاف ڈالنا اور اُس کی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجاء کرنی اور دین و دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اس کی دیوار سے اپنا منہ اور سینہ ملنا اور اس کا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اس کے گرد روشنی کرنی اور اس کا مجاور بن کر اس کی میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کیلئے سامان درست کرنا اور اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا۔ آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلنا اور اس کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اُکھاڑنا مواشی نہ چرانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کیلئے اپنے بندوں کو بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو......اسی قسم کی باتیں کرے سو اس سے شرک ثابت ہوتا ہے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۲۲باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)۔

﴿تقویتہ الایمان کے مزید 8 من گھڑت شرک﴾

(20) جو کوئی کشف اور استخاوہ کا دعویٰ کرے جھوٹا، دغاباز و شرک ہے۔

(21) جو کوئی اللہ کے علاوہ کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے وہ بھی شرک ہے۔

(22) جو کوئی اللہ کے نام کے علاوہ کسی کے نام کا ختم پڑھے وہ بھی شرک ہے۔

(23) محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا شرک ہے۔

(24) محرم کے مہینے میں لال کپڑے نہ پہننا شرک ہے۔

(25) بیوہ عورتوں کا دوسری شادی نہ کرنا شرک ہے۔

(26) بیوہ عورتوں کا کسی کی شادی میں نہ بیٹھنا بھی شرک ہے۔

(27) بیوہ کا چارپائی نہ ڈالنا شرک بھی ہے۔

ان من گھڑت شرکیات کے بارے میں تقویۃ الایمان کی اصل عبارات ملاحظہ کیجئے۔

☆اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ" یہ سب جو غیب کا دعویٰ کرتے ہیں کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے ......یہ سب جھوٹے ہیں اور دغاباز ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۳۱) یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوے رکھتا ہے......ان نے شرک کی بات کی اور شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخاوہ کا دعویٰ کرنے والے اس میں داخل ہیں (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۵۱)

☆اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ" اب یہ بات تحقیق کی چاہیے کہ اللہ صاحب نے کون کون سی چیزیں اپنے واسطے خاص کر رکھی ہیں کہ اس میں کسی کو شریک نہ کیا چاہیے سو وہ باتیں بہت ساری ہیں مگر کئی باتوں کا ذکر کر دینا اور ان کو قرآن و حدیث سے ثابت کر دینا ضرور ہے تا اور باقی ان سے لوگ سمجھ لیں۔......سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے......و اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اس کی صورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ......سو ان باتوں سے شرک ہو جاتا ہے......(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۲۲باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

☆اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ" جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ محرم کے مہینے میں پان نہ کھایا چاہیے لال کپڑے نہ

پہنے ......موت میں فلانی فلانی اور موت کے بعد نہ آپ شادی کیجئے نہ کسی شادی میں آپ بیٹھے نہ اچار ڈالیے اور فلانے لوگ نیلا کپڑا نہ پہنیں اور فلانے سوسی نہ پہنیں سو سب جھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۰)

﴿تقویتہ الایمان کے مزید 12 من گھڑت شرک﴾

(28) حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھاویں تو یہ بھی شرک ہے۔

(29) حضرت بی بی کی صحنک لونڈی نہ کھاوے تو یہ بھی شرک ہے۔

(30) حضرت بی بی کی صحنک جس عورت نے دوسرا خصم کیا ہو وہ نہ کھاوے تو یہ بھی شرک ہے۔

(31) شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والا نہ کھاوے تو یہ بھی شرک ہے۔

(32) کسی کے سامنے ادب سے کھڑا ہونا بھی شرک ہے۔

(33) مکہ معظمہ کے علاوہ اور مقام پر اعتکاف کی نیت سے بیٹھ کر رات دن اللہ کی یاد میں مشغول ہونا بھی شرک ہے۔

(34) جو کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھے اس نے بھی شرک کیا۔

(35) جو کوئی کسی کے نام کی بدھی پہنے، کسی کے نام کی بیڑی ڈالے وہ بھی شرک ہے۔

(36) جو کوئی کسی نے نام کے کپڑے پہنے اس نے بھی شرک کیا۔

(37) جو کوئی کسی کے نام کے جانور کرے وہ بھی شرک ہے۔

(38) انبیاء واولیاء کی نذر و نیاز کرنا بھی شرک ہے۔

(39) اپنی اولاد کا نام عبدالنبی، علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، غلام محی الدین، غلام معین الدین بھی شرک ہے۔

ان من گھڑت شرکیات کے بارے میں تقویۃ الایمان کی اصل عبارات ملاحظہ کیجئے۔

☆اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ" کھانے پینے میں رسموں کی سند پکڑے کہ فلانے لوگوں کو چاہیے کہ فلانا کھانا نہ کھاویں فلانا کپڑا نہ پہنیں حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھاویں لونڈی نہ کھاوے جس عورت نے دوسرا خصم کیا ہو وہ نہ کھاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والا نہ کھاوے ......یا یوں کہ اللہ و رسول چاہے گا تو میں آؤں گا یا پیر چاہے گا تو یہ بات ہو جاوے گی ......سو ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۸ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

☆اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ" معلوم ہوا کہ ادب سے کھڑا ہونا اور اس کو پکارنا اور اس کا نام لینا انہیں کاموں میں سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لئے ٹھیرائے ہیں اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۴۴)

☆اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ" اللہ صاحب نے اپنی تعظیم کے لئے بعضے بعضے مکان ٹھیرائے ہیں جیسے کعبہ اور عرفات اور مزدلفہ اور منی اور صفا اور مروہ اور مقام ابراہیم اور ساری مسجد الحرام بلکہ سارا مکہ معظمہ ......کوئی اس کے پاس اعتکاف کی نیت سے بیٹھ کر رات دن اللہ کی یاد میں مشغول ہے ......غرض اس قسم کے کام اللہ کی تعظیم کے کرتے ہیں ......سو اس قسم کے کام کسی اور کی تعظیم کیلئے نہ کیا چاہیے ......یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۴۴)

☆اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں" سو اول معنی شرک و توحید کے سمجھنے چاہیے ......کوئی اپنے بیٹے کا نام عبدالنبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی غلام معین الدین اور ان کے جینے کیلئے کوئی کسی کے نام کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کے نام کی بدھی پہنتا ہے کوئی کسی نے نام کے کپڑے پہناتا ہے کوئی کسی کے نام کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کے نام کے جانور کرتا ہے ......اور دعوے مسلمانی کے کیے جاتے ہیں۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۱۹ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

☆اسماعیل دہلوی صاحب لکھتے ہیں" سو اول معنی شرک و توحید کے سمجھنے چاہیے ......سو سنا چاہیے کہ اکثر لوگ پیروں کو اور پیغمبروں کو اور اماموں کو اور شہیدوں کو اور فرشتوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور اُن سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان کی منتیں مانتے ہیں ......اور دعوے مسلمانی کے کیے جاتے ہیں۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۱۹ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

﴿غیب کے علم کے بارے میں من گھڑت شرک کا فتوی﴾

(40) اگر یہ کہا جائے کہ انبیاء و اولیاء کو اللہ کے بتانے سے غیب کا علم ہوا تب بھی شرک ہے۔

لیجئے ملاحظہ کیجئے۔ اسماعیل دہلوی تقویۃ الایمان کے باب شرک فی العلم کی تفصیل میں کہتے ہیں کہ" پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے، غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۲)

﴿مدد کے لئے پکارنے کے بارے میں من گھڑت شرک کا فتویٰ﴾

(41) کسی کو مدد کے لئے **قریب (نزدیک) سے پکارنا بھی شرک** ہے۔

اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ "اب یہ بات تحقیق کی چاہیے کہ اللہ صاحب نے کون کون سی چیزیں اپنے واسطے خاص کر رکھی ہیں کہ اس میں کسی کو شریک نہ کیا چاہیے سو وہ باتیں بہت ساری ہیں ...... سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ میں اس کی دہائی دیوے .... سو ان باتوں سے شرک ہو جاتا ہے ..... پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۲۲ باب پہلا توحید و شرک کے بیان میں)

دیکھئے دہلوی صاحب نے انبیاء کرام [redacted] اور اولیاء عظام [redacted] قریب سے بھی مدد کیلئے پکارنے کو شرک قرار دیا۔ حالانکہ نزدیک یا سامنے سے مدد مانگنے کو شرک قرار دینا انتہائی درجہ کا پاگل پن ہے۔

اسماعیل دہلوی کے ان شرکیات کو ایک مرتبہ پھر پڑھئے۔ اب ذرا غور کیجئے کہ دہلوی صاحب مسلمانوں کو شرک بنانے کے کس قدر شوقین تھے۔ جس چیز کو مرضی ہوئی شرک کہہ دیا اور جس کو مرضی ہوئی مشرک کہہ کر دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔

ے اصول و قواعد، شرک و بدعت — بے سند دل سے بناتے یہ ہیں
خود ساختہ فتووں سے مسلمانوں کو — کفر، شرک بناتے یہ ہیں

﴿اسماعیل دہلوی کے حمایتی قرآن و حدیث سے ثبوت دیں﴾

اب ہم پر زور مطالبہ کرتے کہ اسماعیل دہلوی کے حمایتی ان باتوں کا شرک ہونا قرآن و سنت سے پیش کریں۔ لیکن یاد رہے کہ قرآن و حدیث کا حوالہ ہی دینا ضروری ہے وہابی حضرات کسی کے قیاس یا قول کو سند نہیں پکڑ سکتے۔

☆ کیونکہ اسماعیل دہلوی کہتے ہیں کہ "**سند نہ پکڑنی چاہیے** نہ پیر کی نہ استاد کی نہ باپ داداوں کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۲۷)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ "معلوم ہوا کہ **کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا** یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۲۳، ۲۴)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ "کوئی مولویوں کی باتوں جو انہوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہیں **سند پکڑتے ہیں اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے ہیں** اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھیے (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ۱۷)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ "اسی طرح یہ بڑے لوگ بھی **جو بات عقل و قرینہ سے** کہتے ہیں سو اس میں بھی کبھی درست ہو جاتی ہے کبھی چوک (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۳۲)

☆ دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ "**خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے** کہ شرع انہیں کا حکم ہے اُن کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۴۴)

تو جب دہلوی کے مطابق پیغمبر کی بات بھی حجت نہ رہی [redacted] تو پھر پیچھے کیا بچتا ہے جس کو دلیل سمجھا جائے گا؟ بہر حال ان باتوں کو شرک ثابت کرنا علماء وہابیہ پر لازم ہے ورنہ یہ تسلیم کریں کہ دہلوی صاحب نے سخت تعصب سے کام لیا اور خواہ مخواہ کفر و شرک کے فتوے لگائے۔

﴿...... اسماعیل دہلوی کا اقبال جرم ......﴾

حقیقت تو یہ ہے کہ خود اسماعیل دہلوی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ میں نے اس کتاب تقویۃ الایمان میں تشدد (تشدد کا معنی ظلم، زیادتی، تعصب) سے کام لیا ہے۔ اور جان بوجھ کر شرک خفی کو شرک جلی لکھا ہے۔ (حالانکہ ان کی شرک کی تعریف ہی من گھڑت ہے) علماء دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ دہلوی صاحب نے یہ کتاب (تقویۃ الایمان) لکھ کر اپنے خاص خاص لوگوں کو جمع کیا اور ان سے اسماعیل دہلوی صاحب نے کہا "میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا **تیز الفاظ** بھی آ گئے ہیں اور بعض **جگہ تشدد بھی** ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جلی لکھ دیا گیا ہے، ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے **کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی** ...... گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔" (ارواح ثلاثہ صفحہ۸۱ ۔ اشرفعلی تھانوی)

☆ دہلوی صاحب خود کہتے ہیں کہ "کسی کی راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے

ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۳،۲۴)

تو پھر دہلوی صاحب کے شرک خفی کو شرک جلی قرار دیکر اپنی راہ ورسم پر چلنے کی دعوت دینا اور اس کو حق سمجھنا اپنی ہی وہابیہ اصول کے مطابق شرک کی دعوت نہیں ہے؟ نبی پاک [redacted] کے بارے میں تو اسماعیل دہلوی نے یہ کہا کہ "یا خود پیغمبر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے اُن کا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور وہی بات امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۴۴) لیکن خود شرک خفی کو شرک جلی بتا کر اس کو شرع قرار دیں تو سب جائز ورواء سمجھیں۔لاحول ولاقوۃ۔

☆اور غیر مقلدین اہلحدیث کے علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں کہ" جو کوئی شرک اصغر کے کاموں پر مسلمانوں کی تکفیر کرے یا ان کو قتل کے لائق سمجھے یا ان کو قتل کرے وہ بھی خارجی ہے گو ظاہر میں اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرے۔(لغات الحدیث ،کتاب الحاء، ج ا ص ۲۹) تو آپ خود سوچئے کہ جو کوئی ایسے کاموں کو جو شریک کہے جو سرے سے شرک ہی نہ ہوں تو وہ کتنے سخت حکم کا حق دار ہوگا۔

جب دہلوی صاحب نے یہ کتاب لکھی تو "اکثر سنی علماء نے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی [redacted] کی خدمت میں شاہ اسماعیل صاحب کی شکایت کی تو آپ نے مولوی اسماعیل صاحب کو سخت الفاظ سے ڈانٹا اور فرمایا "میری طرف سے کہواس لڑکے (اسماعیل) نامراد کو جو کتاب (کتاب التوحید) بمبئی سے آئی ہے میں نے بھی اس کو دیکھا ہے اس کے عقائد صحیح نہیں۔بلکہ وہ بے ادبی و بے نصیبی سے بھری پڑی ہے میں آج کل بیمار ہوں اگر صحت ہو گئی تو میں اس کی تردید لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں تم ابھی نوجوان بچے ہو،ناحق شور وشر برپا نہ کرو۔(انوار آفتاب صداقت از قاضی فضل احمد لدھیانوی)

یہ ہیں امام الوہابیہ کی کتاب تقویۃ الایمان کے وہ چند حوالہ جات جن میں تقریباً چار ور جن ایسی کاموں کو شرک کہا گیا جن کا شرک ہونا قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔بلکہ بعض کام تو ایسے ہیں جو شریعت محمدی میں جائز وثابت ہیں اور بعض ایسے ہیں جو اللہ عزوجل کیلئے تسلیم کرنا ہی بے دینی ہے اور بعض ایسے ہیں جو محض گناہ اور غلط رسوم کے تحت ہیں لیکن انکو بھی دہلوی نے شرک قرار دیا۔معاذاللہ

﴿ اسماعیل دھلوی ،تقویتہ الایمان اور علماء حق اھلسنت ﴾

اسماعیل دہلوی صاحب کی انہی جیسی باتوں کی وجہ سے بڑے بڑے علماء واکابرین نے دہلوی صاحب کا رد کیا جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱)ابوالکلام آزاد کے نانا حضرت علامہ منورالدین دہلوی۔

(۲)حضرت علامہ سید اشرف علی مدوگلشن آبادی (ناسک)

(۳)حضرت علامہ فضل رسول عثمانی بدایونی

(۴)حضرت شاہ عبدالعزیز کے بھتیجے حضرت علامہ مخصوص اللہ۔

(۵)حضرت علامہ محمد موسیٰ دہلوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے

(۶)تحریک آزادی کے سالار حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی

(۷)ابوالکلام آزاد کے والد حضرت علامہ خیر الدین مکی۔

(۸)حضرت علامہ عبدالحق خیر آبادی۔

(۹)سید ابوالحسین احمد نوری مارہرہ شریف۔

(۱۰)امام احمد رضا خان کے والد حضرت علامہ نقی علی خان۔

(۱۱)امام احمد رضا خان کے مرشد حضرت سید آل رسول مارہری

(۱۲)حضرت علامہ نور فرنگی محلی لکھنوی

(۱۳)حضرت علامہ عبدالعلی رامپوری

(۱۴)حضرت علامہ شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآباد

(۱۵)حضرت علامہ محمد حسن کانپوری

(۱۶)حضرت علامہ محمد حسین الہ آبادی

(۱۷)حضرت علامہ عبدالوہاب لکھنوی

(۱۸)حضرت علامہ قاضی شہاب الدین المہری بمبئی

(۱۹)حضرت علامہ سید محمد ابراہیم بغدادی بمبئی

(۲۰) حضرت علامہ غلام احمد اسلام آبادی کشمیری۔

یہ وہ دینی رہنما ہیں جنہوں نے تقریر وتحریر کے ذریعے امام الوہابیہ (اسمٰعیل دہلوی) کا رد بلیغ کیا۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی کو کافر ومرتد ثابت کیا سینکڑوں کتابیں لکھ کر طوفان وہابیت کی روک تھام کی۔ مذکورہ علماء میں وہ لوگ بھی ہیں جو مولوی اسماعیل دہلوی سے خونی رشتہ رکھتے ہیں لیکن جادہ حق پر چلنے والوں کی نظر میں قرابت داری کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔ اصل ایمان اور صرف ایمان ہے۔ (ماہنامہ المیزان بمبئی امام احمد رضا نمبر ص ۳۳،۳۴۔ صاعقۃ الرضا علی اعداء المصطفی [redacted] صفحہ ۱۱۸ مفتی عبدالوہاب خان قادری)

اور اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کے رد میں اعلیٰ حضرت [redacted] سے قبل کئی علماء حق اہل سنت نے کتابیں لکھیں۔

☆ "گلزار ھدایت" مفتی مدراس حضرت مولانا محمد صبغۃ اللہ صاحب۔

☆ "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ" مولانا فضل حق بن فضل امام فاروقی خیرآبادی (اس کتاب پر حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے سترہ شاگردوں کے دستخط ہیں)۔

☆ "حیات النبی" شیخ محمد عابد سندھی مدرس مدینہ منورہ

☆ "رسالہ تحقیق التوحید والشرک" مولانا حافظ محمد حسن المعروف ملا دراز فارسی۔

☆ "سلاح المومنین فی قطع الخاجین" مولانا سید لطف الحق صاحب۔

☆ "حجۃ العمل فی ابطال الحیل" مولانا محمد موسیٰ صاحب دہلوی (صاحبزادہ شاہ رفیع الدین دہلوی)

یہ صرف چند کتابیں ہیں مزید تفصیل کیلئے کتاب "افکار وسیاسیات علماء دیوبند" صفحہ ۲۸ تا ۳۹ تک مطالعہ کیجئے، کم وبیش 96 علماء ومفتیان نے اسماعیل دہلوی کے رد میں کتابیں لکھیں، فتوے دیئے اور اس دہلوی صاحب کو مناظرہ میں شکستِ فاش دی۔

...... دہلوی کے شرکیات پر ایک تحقیقی نظر ......

آیئے اب دہلوی صاحب کے من گھڑت شرکیات پر مختصراً گفتگو ملاحظہ کیجئے تاکہ مزید حق وباطل کی پہچان ہو جائے۔

یاد رہے کہ خود دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ "اپنی طرف سے جھوٹ مت ٹھیرالو کہ فلانا کام کیجئے اور فلانا کام نہ کیجئے کہ کسی کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کا شان ہے......سو سب جھوٹے ہیں اور شرک میں گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان میں اپنا دخل کرتے ہیں کہ ایک شرع اپنی جدی قائم کرتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۵۰)

لہٰذا یا تو واضح قرآن واحادیث سے ان افعال کا شرک ہونا ثابت کیجئے یا پھر دہلوی کا اپنا ہی فتوے خود دہلوی پر قبول کیجئے۔ یقین جانیے کہ یہ اسماعیل دہلوی کی اپنی خودساختہ شرع ہے اور دین اسلام پر سخت بہتان ہے۔

جھاڑو ، روشنی، فرش بچھانا پانی پلانا

نمبر 1 تا 5 : تک جن کاموں کو شرک کہا گیا ہے۔ ان کا شرک ہونا نہ ہی اللہ [redacted] نے قرآن میں بیان فرمایا ہے اور نہ ہی رسول اللہ [redacted] کی کسی حدیث میں ان کے شرک ہونے کا ثبوت ملتا ہے بلکہ صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین [redacted] حتی کہ کسی معتبر بزرگان دین [redacted] سے بھی ثابت نہیں ہیں۔ لہٰذا ہم یہی کہیں گے کہ دہلوی صاحب تو مر کر مٹی میں مل گئے لیکن اگر کوئی ان کا حمایتی ہے تو وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کاموں کا شرک ہونا ثابت کرے۔ لیکن انشاء اللہ قیامت تک کوئی بڑے سے بڑا اسماعیل دہلوی کا پیروکار ایک حوالہ قرآن یا حدیث سے پیش نہیں کر سکتا۔

دہلوی کے فتوے سے تمام وہابی مشرک

پھر تمام وہابیوں کو چاہیے کہ ان شرکیات سے بچیں۔ گھروں، گلیوں، مدرسوں میں جھاڑو نہ لگوائیں، ہر مکان میں اندھیرا کر دیں، کسی جگہ پینے کے پانی کا بندوبست نہ کریں، کسی جگہ وضو وغسل کا انتظام نہ کریں کیونکہ یہ سب باتیں ان کے مذہب میں شرک ہیں۔

یزیدیوں نے تو صرف کربلا میں مسلمانوں کو پانی سے محروم کیا تھا لیکن یہ لوگ تو پوری دنیا میں مسلمانوں کو پانی سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ پھر نہ صرف پینے کے پانی بلکہ وضو وغسل کے پانی کے بندوبست پر بھی مذہب وہابیہ میں پابندی اور شرک ہے لہٰذا تبلیغی جماعت والے بھی اس شرک سے بچیں اور تبلیغی اجتماعات میں جو وضو وغسل کیلئے پانی کا بندوبست کر کے شرک میں مبتلا ہوتے ہیں اس سے جلدی توبہ کریں۔

قرآن پاک میں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اچھے کام کرنے کا حکم ارشاد فرمایا "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو **اور بھلے کام کرو** اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو (پارہ 17 الحج 77)

لیکن دہلوی صاحب منع کریں لاحول ولا قوۃ۔ اب جہاں کہیں بھی یہ لوگ ملیں ان کو پکڑ کر کہو کہ تمہارا امام تو ان باتوں کو شرک کہتا ہے اور تم ان پر عمل پیرا ہو۔ اگر کہیں کہ نہیں یہ شرک نہیں تو پھر دہلوی صاحب کے فتوے جھوٹے اور اگر کہیں کہ دہلوی صاحب کے فتوے سچے ہیں تو پھر دہلوی کے فتوؤں سے اسکا اپنے سب پیروکار مشرک۔

……ہاتھ باندہ کر کھڑے ہونا شرک……

نمبر 6 :اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی کے سامنے **ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا بھی** شرک ہے۔ اس کو بھی مطلقً شرک قرار دینا دہلوی صاحب کا ذاتی قیاس ہے ورنہ کسی آیت وحدیث سے اس کا شرک ہونا ثابت نہیں۔ اور رہا دہلوی کا ذاتی قیاس تو وہ مسلمانوں کے لئے حجت نہیں۔ اس کے شرک ہونے کی ایک دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ ہم حالت نماز میں اللہ کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں لہذا اس لئے کسی اور کے سامنے ایسا کھڑا ہونا شرک ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ بھی قیاس ہے کوئی آیت یا حدیث نہیں۔

پھر اللہ عزوجل کے سامنے عبادت کی نیت سے ہاتھ باندھے جاتے ہیں جبکہ کسی بزرگ کے سامنے تعظیم کیلئے ہاتھ باندھے جاتے ہیں۔ لہذا محض تعظیم کو شرک قرار دینا کھلی جہالت ہے۔ پھر اسی اصول (قیاس) کے مطابق تو ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا بھی شرک ہونا چاہے کیونکہ ہم نماز میں قومہ کی حالت میں ہاتھ چھوڑ کر ہی کھڑے ہوتے ہیں اور یہ عمل بھی عبادت اور نماز کا حصہ ہے۔

اب اگر کوئی کہتا ہے کہ نہیں ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا شرک نہیں تو اس سے پوچھو کہ کیا یہ عمل نماز (حالت قومہ) میں خاص اللہ عزوجل کیلئے نہیں کرتے؟ اس کی کوئی وجہ نہیں کہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا تو شرک ہو جائے اور ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونا شرک نہ ہو جیسے وہ عبادت (قیام) ہے ویسے ہی یہ عبادت (قومہ) ہے اور افعال نماز ہے۔

پھر قعدہ اخیرہ (بیٹھنا) بھی فرض ہے جس میں ہم اپنے دونوں ہاتھ اپنی زانوں پر رکھ کر بیٹھتے ہیں تو یہ بھی شرک ہونا چاہیے لیکن حدیث جبرائیل میں ہے "حتی جلس الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم فا سند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ فخذیہ" حضرت جبرئیل حضور [redacted] کی خدمت میں اپنے زانوں پر ہاتھ رکھ کر بہ ہیت نماز بیٹھے (مشکوۃ شریف صفحہ ۱۱)

تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ یہ شرک ہوا؟ ملائکہ معصوم ہیں مگر چونکہ یہ بیٹھنا بہ وجہ عبادت نہیں اس لئے شرک نہیں ہو سکتا تو معلوم ہوا کہ اگر یہ افعال خواہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا ہو یا ہاتھ چھوڑ کر یا زانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا یہ افعال بہ وجہ عبادت غیر اللہ کے کئے تو شرک ہے اور اگر دوسری جہت (تعظیم) سے کئے جائیں تو شرک نہیں۔

……کسی کے نام پر خرچ کرنا شرک……

نمبر 7: اس کے نام پر مال خرچ کرنا: یعنی دہلوی کے مطابق یہ عمل بھی صرف اللہ [redacted] کے ساتھ خاص ہے اس لئے اللہ کے علاوہ کسی اور کیلئے خرچ کرنا دہلوی صاحب کے نزدیک شرک ہے۔ منافقین کا قول خود قرآن نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ "هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا" وہی (منافق) ہیں جو کہتے ہیں ان پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ پریشان ہو جائیں (پارہ 28 المنافقون 7) منافقین کی خواہش تھی کہ اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندوں کیلئے کوئی چیز خرچ نہ کی جائے۔

پھر اللہ کے علاوہ کسی کیلئے خرچ کرنا کیونکر شرک ہو سکتا ہے جبکہ خود قرآن حکم فرماتا ہے "اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ". مرد افسر ہیں عورتوں پر اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لئے کہ مردوں نے ان پر اپنے مال خرچ کئے (پارہ 5 النساء 34) ور خود مخالفین بھی اپنے بیوی بچوں (خاندان) پر مال خرچ کرتے ہیں۔ تو پھر دنیا میں کوئی بھی شرک سے نہ بچا، لاحول ولا قوۃ۔

اب اگر کہا جائے کہ خرچ کرنا تو صحیح لیکن ان کی طرف نسبت شرک ہے تو یہ بھی غلط دعویٰ ہے کیوں قرآن نے خود نسبت بیان فرمائی ہے "اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ" زکوۃ تو انہیں لوگوں کے لئے ہے محتاج اور نرے نادار (پارہ 10 توبہ 60) یہاں صدقات کی فقراء ومساکین کی طرف نسبت ہو رہی ہے۔

پھر خود انہی اسماعیل دہلوی کی کتاب میں ہے کہ "حضرت سعد بن معاذ [redacted] کی والدہ نے وفات پائی تو انھوں نے حضور [redacted] سے عرض کیا کہ میری والدہ کو کچھ کہنے کا موقع نہ ملا۔ اگر ملتا تو وہ وصیت کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ دوں تو کیا انھیں نفع پہنچے گا حضور [redacted] نے فرمایا، کنواں بناؤ اور کہو کہ یہ سعد کی والدہ کیلئے ہے (دیکھئے صراط مستقیم باب دوم

پانچواں افادہ دوسری سبیل ۱۱۰)

پھر فرمایا"کہ حضرت عائشہ صدیقہ [redacted] نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد ان کی طرف سے غلام آزاد کیے اور اس پر تمام عبادات کو قیاس کرنا چاہیے (دیکھئے صراط مستقیم ۱۱۰)

خود اسماعیل دہلوی کی کتاب میں بیان کردہ حدیث میں حضور [redacted] نے ایصال ثواب کیلئے کنویں کی نسبت ام سعد کی طرف فرمائی۔اگر نسبت شرک ہوتی تو حضور [redacted] ہی ایسی نسبت قائم نہ فرماتے۔

﴿کسی کے گھر کا قصد کر کے سفر کرنا شرک﴾

نمبر 8: اس کے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا دوسری جگہ دہلوی کہتا ہے کہ"اور کسی قبر پر یا چلہ پر یا کسی تھان پر دور دور سے قصد کرنا ...... یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۴۲)

دہلوی صاحب نے بیت اللہ کے علاوہ ہر ایک گھر (مکان ومقام) کی طرف سفر کو شرک قرار دیا۔خود حسین احمد مدنی دیوبندی لکھتے ہیں کہ وہابی"زیارت رسول مقبول [redacted] وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے،اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے۔لاتشد الرحال الا الی ثلثه ان کا مستدل ہے بعض ان میں سے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ کو پہنچاتے ہیں۔(الشہاب الثاقب صفحہ ۴۵) بڑوں نے حرام کہا تو چھوٹے میاں نے شرک کی فہرست میں لا کھڑا کیا۔لاحول ولاقوۃ۔

☆میرے آقا سید الثقلین [redacted] فرماتے ہیں کہ: کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها ۔میں نے تمھیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا تو اب تم ان کی زیارت کرو۔(سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی زیارۃ القبور ص ۱۱۳۔مشکوۃ المصابیح باب زیارۃ القبور فصل اول ص ۱۵۴)

تو خدا انصاف سے بتاؤ کہ اگر کسی مسلمان کے والدین کی قبریں دوسرے شہر یا ملک میں ہوں اور وہ زیارت کیلئے سفر کر کے وہاں جائے تو اب نبی پاک [redacted] کی حدیث پر عمل کر کے ثواب کا مستحق ہوا یا دہلوی کے فتوے سے شرک ٹھہرا؟ قبروں کی زیارت پر متعدد احادیث موجود ہیں۔جس کا اقرار خود مخالفین کو بھی ہے۔

☆ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق [redacted] کا ارشاد جو مشکوۃ شریف میں بروایت امام احمد منقول اور اسے حاکم نے بھی صحیح مستدرک میں روایت کیا اور بشرط بخاری ومسلم صحیح کہا کہ فرماتی ہیں: کنت ادخل بیت الذی فیه رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وابی فلما دفن عمر معهما فوالله ما دخلته الا وانا مشدودة علي ثيابي حياء من عمر ۔میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر وحجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی وہاں کون ہے۔یہی میرے شوہر یا میرے باپ [redacted]۔جب سے عمر دفن ہوئے خدا کی قسم میں بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی عمر سے شرم کے باعث [redacted]۔(مشکوۃ المصابیح زیارۃ القبور فصل ثالث ص ۱۵۴۔مستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابہ ۴/۷)

اور قبر رسول کی حاضری کوئی معمولی بات نہیں بلکہ سرکار مدینہ [redacted] فرماتے ہیں کہ"من جاء نی زائر الا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیمة۔جو میری زیارت کو آیا کہ اسے سوا زیارت کے کچھ کام نہ تھا مجھ پر حق ہو گیا کہ روز قیامت اس کا شفیع ہوں۔(معجم الکبیر مروی از عبداللہ بن عمر حدیث ۱۳۱۴۹ ۱۲/۲۹۱،کنز العمال حدیث ۳۴۹۲۸ ۱۲/۲۹۱ بحوالہ فتاوی رضویہ)

اللہ عزوجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا"(ترجمہ)اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو(اے محبوب)تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا پائیں گے(پارہ5 النساء 64)

اس آیت میں اللہ عزوجل نے گناہ معاف کروانے کا ایک طریقہ بتایا ہے کہ جب تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو یعنی گناہ کر بیٹھو تو اس کی معافی کے لئے"جاؤک"ان (نبی) کی بارگاہ میں جاؤ"اور یہ آیت کوئی صحابہ [redacted] ہی کیلئے تو نہیں ہے بلکہ تمام امت کے لئے ہے تو اب بھی کسی سے گناہ ہو جائے تو نبی پاک [redacted] کی قبر پر حاضر ہو جائے اور پھر اللہ عزوجل سے معافی مانگے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول فرمائے گا۔اور ایسا ہی صحابہ [redacted] نے کیا۔

☆امام حاکم نے المستدرک جلد ۴ ص ۵۱۵ پر اور مسند احمد ج ۵ ص ۴۲۲ اور مجمع الزوائد جلد ۴ صفحہ ۵ پر حدیث نقل فرماتے ہیں کہ(گورنر مدینہ)مروان آیا تو اس نے ایک شخص کو(رسول اللہ [redacted] کی)"وجهه علی القبر"قبر انور پر چہرہ رکھے پایا تو مروان نے اس شخص کو گردن سے پکڑا اور کہا،کیا تو جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟(اس نے)کہا ہاں!پس جب اس شخص کی طرف (مروان) نے توجہ کی تو اچانک (کیا دیکھتا ہے کہ) وہ صحابی رسول حضرت ابو ایوب انصاری [redacted] ہیں۔تو (حضرت ابو ایوب انصاری [redacted]) نے فرمایا"جئت رسول الله صلی الله علیه وسلم

وَلَـم اتِ الحَجَر '' کہ میں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا بلکہ رسول اللہ [redacted] کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں ۔ میں نے رسول اللہ [redacted] سے سنا ہے آپ [redacted] فرماتے تھے کہ دین پر اُس وقت نہ رونا جب حکمران اہل ہو لیکن دین پر اُس وقت (ضرور) رونا جب دین کا ولی (حکمران) نا اہل ہو۔ اس حدیث کے متعلق امام حاکم فرماتے ہیں ' ھذا حدیث صحیح الاسناد '' اس حدیث کی سند صحیح ہے ۔''

☆ مشہور نقاد حافظ ذہبی اس حدیث کو تلخیص میں نقل کرنے کے بعد لکھا ' صحیح '' (مستدرک مع التلخیص جلد ۴ ص ۵۱۵)

☆ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں ''لم یضعفه احد'' یعنی اس حدیث کی کسی نے بھی تضعیف نہیں فرمائی ۔ (مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۵) اسی طرح کی روایت مختلف الفاظ سے مندرجہ ذیل علماء و محدثین و مفسرین کرام نے نقل فرمائی ہے ۔

امام نووی ۔ الایضاح الباب السادس ص ۴۹۸ ۔	امام قرطبی تفسیر القرطبی جلد ۵ صفحہ ۲۶۵
الحافظ عماد الدین ۔ تفسیر ابن کثیر زیر آیت ولو انھم اذ ظلموا ۔	جذب القلوب فارسی ص ۲۱۱
شیخ منصور بن یونس البھوتی ۔ 'کشاف القناع' ج ۵ ص ۳۰	جذب القلوب فارسی ص ۲۱۱
شیخ ابو محمد ابن قدامہ ۔ المغنی ج ۳ ص ۵۵۶ ۔	تفسیر جلالین زیر آیت ولو انھم اذ ظلموا ۔
شیخ ابو الفرج ابن قدامہ ۔ الشرح الکبیر ج ۳ ص ۴۹۵ ۔	تفسیر مدارک جلد ۱ ص ۲۳۴
ابو الحسن علی تقی الدین سبکی شافعی زیارت خیر الانام صفحہ ۱۰۵ ،	ابو الحسن یحییٰ ابن حسن نے اپنی کتاب ''اخبار المدینہ''
حضرت العلام نور الدین عبد الرحمٰن جامی شواہد النبوۃ ۱۸۹	دیوبندی عالم علامہ ظفر احمد عثمانی اعلاء السنن ۱۰/۴۹۴ ۔

مشہور دیوبندی عالم مفتی محمد شفیع صاحب تفسیر معارف القرآن جلد ۲ ۔ مولانا زکریا صاحب فضائل حج ص ۱۲۳ غنیۃ الطالبین مصدقہ و مترجمہ مکتبہ سعودیہ اہلحدیث ۔

☆ دیوبندی عالم علامہ ظفر احمد عثمانی لکھتے ہیں ''فثبت ان حکم الایة باق بعد وفاته صلی الله علیه وسلم فینبغی لمن ظلم نفسه ان یذور قبره ویستغفر الله عنده واستغفر له الرسول'' پس ثابت ہوا کہ اس آیت مبارکہ کا حکم نبی اکرم [redacted] کی وفات شریف کے بعد بھی باقی ہے ۔ پس جو شخص بھی اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے اس کو چاہیے کہ وہ نبی اکرم [redacted] کی **قبر انور** کی زیارت کرے ۔ اور قبر انور کے پاس اللہ سے بخشش طلب کرے (دعائے مغفرت کرے) تاکہ رسول اللہ [redacted] اس کیلئے سفارش فرمائیں ۔ (اعلاء السنن ۱۰/۴۹۴) ۔

☆ دار العلوم دیوبند کے امام قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک

فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما'' کیونکہ اس میں کسی قسم کی تخصیص نہیں، آپ کے ہم عصر ہوں یا بعد کے امتی ہوں اور تخصیص کیونکر ہو، آپ کا وجود تربیت تمام امت کے لئے یکساں رحمت ہے ۔ (آب حیات صفحہ ۴۰ ۔ قاسم نانوتوی)

پس ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان قبر انور کی زیارت کو جاتے، سورۃ النساء کی مذکورہ آیت اس کے جواز پر بطور دلیل پیش کی گئی ۔ الحمد للہ عزوجل ۔

﴿کسی کے گھر ادب و احترام سے جانا بھی شرک﴾

نمبر 9: دہلوی صاحب کے مطابق اگر کوئی مسلمان اللہ کے گھر کے علاوہ کسی دوسری مقام کی طرف سفر کرتے ہوئے '' ایسی (تعظیم والی) صورت بنا کر چلے کہ ہر کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اُس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں '' یہ عمل بھی شرک ہے ۔ لاحول ولاقوۃ ۔ یہ بھی دہلوی صاحب کا خود ساختہ شرک ہے ورنہ قرآن و حدیث میں اس کا شرک ہونا ثابت نہیں ۔

دہلوی کے مطابق بیت اللہ کے علاوہ کسی کے بھی گھر (یا قبر) کی زیارت کو جاتے ہوئے عاجزی وانکساری یا ادب و احترام شرک ٹھہرا لہذا اب لازم ہے کہ اچھلتے کودتے، الٹی سیدھی بیہودہ حرکتیں کرتے اور خوب بے ادبی کے ساتھ سفر کریں ورنہ شرک لازم ٹھہرے گا ۔ قرآن کا حکم تو یہ ہے کہ '**وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ**' اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے (پارہ 17 الحج 32)

لیکن دہلوی صاحب کہیں کہ ان کی ایسی تعظیم شرک ہے ۔ تو کیا اب قبر نبوی، یا شہدائے احد، یا قبور المسلمین کی طرف جائیں تو بیہودہ حرکتیں کرتے اور بیہودہ شکلیں بنا کر جانا چاہیے ۔ لاحول ولاقوۃ ۔

﴿نا معقول باتوں سے بچنا شرک﴾

نمبر 10 : دہلوی صاحب کا مدعا یہ ہے کہ چونکہ مسلمان بیت اللہ کو جاتے وقت ادب و احترام بجا لاتے ہوئے نا معقول باتوں سے بچتے ہیں اسلئے اگر بیت اللہ کے علاوہ کسی معزز مقام کی طرف سفر میں نا معقول باتوں سے بچا جائے گا تو یہ شرک ہو جائے گا ۔ معاذ اللہ !

خدارا! انصاف کیجئے کہ کیا محض اس سبب سے شرک لازم آجائے گا ۔ کون سی آیت یا حدیث میں اس کو شرک کہا گیا

ہے؟ محض قیاس آرائیوں سے تو شرک نہیں ہو جاتا۔ پھر اس شرک سے بچنے کیلئے دہلوی اصول کے مطابق ضروری ہے کہ مدینہ شریف کی حاضری کو جاتے وقت تمام سفر میں وہابی نامعقول باتیں کریں۔ شہدائے احد کی زیارت کیلئے جاتے وقت نامعقول باتیں کریں، والدین کی قبروں کی زیارتیں کو جاتیں وقت نامعقول باتیں کریں۔ تبلیغی اجتماعات، مدارس، جامعات، دارالافتاء، دارالعلوم جاتے وقت نامعقول باتیں کریں۔ لاحول ولاقوۃ۔

قبر پر غلاف ڈالنا بھی شرک

نمبر 11 : دہلوی صاحب نے شرکیات کی فہرست میں ایک شرک یہ بھی شامل کیا کہ کسی کی **قبر پر غلاف ڈالنا** بھی شرک ہے۔ ہم حیران ہے کہ یہ شرک کس طرح ہو سکتا ہے جبکہ خود دہلوی صاحب کے نزدیک شرک یہ ہے کہ "جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں پر نشان بندگی کے ٹھیرائے ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۱)

لیکن دہلوی اس عمل کو بھی شرک تسلیم کرتے ہیں تو گویا ان کے نزدیک اللہ کی قبر اور اس پر غلاف موجود ہے جو نشان بندگی ہے اسلئے کسی اور کی قبر پر غلاف ڈالنا شرک ہے۔ لاحول ولاقوۃ۔ ظاہری سی بات ہے کہ شرک تو اسی صورت میں ہوگا جب معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! اللہ عزوجل کی قبر اور اس پر غلاف موجود ہونا تسلیم کیا جائے۔

اگر یہ کہا جائے کہ خانہ کعبہ پر غلاف ہے لہٰذا قبر پر غلاف ڈالنا شرک ٹھہرا تو یہ بالکل جاہلانہ استدلال ہے کیونکہ کعبہ معظمہ کوئی قبر نہیں ہے۔ بلکہ یہ استدلال تو ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی کہے کہ کوئی بھی حدیث یا سیرت کی کتاب پڑھنا شرک ہے کیونکہ سب مسلمان کتاب اللہ (قرآن) پڑھتے ہیں۔

پھر جب خانہ کعبہ کے غلاف سے کسی بھی بزرگ کی قبر کا غلاف بقول مخالف شرک قرار پایا تو خود خانہ کعبہ کی وجہ سے کسی بھی بزرگ کی قبر کا وجود بھی شرک ہونا چاہیے کیونکہ اگر غلاف کعبہ نشان بندگی ہے تو کعبۃ اللہ تو بالاتفاق نشان بندگی ہے۔ لہٰذا اس اصول سے تو کسی کی بزرگ کی قبر بھی تسلیم کرنا شرک قرار پائے گا۔ معاذ اللہ۔ اللہ عزوجل ایسی خودساختہ قیاس آرائیوں سے محفوظ فرمائے۔

کسی کے کنوئیں کا پانی متبرک سمجھنا شرک

نمبر 12,13:: **اس کے کنوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا**۔ آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لے جانا۔ کسی کنویں کے پانی کو تبرک سمجھ کر استعمال کرنا کون سی آیت یا حدیث سے ثابت ہے؟ جو فتوٰی لگایا من گھڑت لگایا۔

☆ صحیح مسلم شریف میں حضرت انس [redacted] سے روایت کی "**کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغدا مجاء خدم المدینۃ با نیتھم فیھا الماء فما یا تون باناء الا غمس یدہ فیھما فربما جاؤہ بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھما**" جب حضور اقدس [redacted] فجر کی نماز سے فارغ ہوتے مدینہ طیبہ کے خدام اپنے برتن لاتے جن میں پانی ہوتا تو آپ ہر برتن میں داہنا دست مبارک ڈال دیتے اور سردی کے اوقات میں بھی انہیں اس برکت سے محروم نہ فرماتے (مشکوٰۃ شریف ۵۱۹) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس پانی کو حضور [redacted] سے نسبت ہو جائے وہ متبرک ہو جاتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں یہ ہے کہ حضرت اسماء بنت حضرت صدیق اکبر [redacted] سے مروی ہے کہ حضور سید عالم [redacted] کا جبہ جس کو حضور پہنتے تھے۔ حضرت عائشہ [redacted] کی وفات کے بعد میں نے لے لیا، ہم اس کو بیماروں کیلئے دھویا کرتے تھے اس سے مقصد یہ ہوتا تھا کہ اس جبہ شریف کے دھوون سے بیماروں کو شفا حاصل ہو اس روایت کے مبارک الفاظ یوں ہیں "**وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسہا افنحن نغسلھما للمرضی نستشفی بھا**" (مشکوٰۃ ۳۷۴) اور اسی طرح خلاصۃ الوفاء میں ہے کہ "**وکذا الابار الی شرب او تطھر منھا والتبرک بذلک**" یعنی ان کنوؤں کی زیارت کیلئے جانا اور ان کے پانی کو تبرک بنانا مستحب ہے (خلاصۃ الوفاء ۶۳)

چلو بلفرض دہلوی کے حمایتی ہماری کسی روایت کو تسلیم نہیں کرتے تو ان کی قسمت لیکن کم از کم اتنا تو ثابت کریں کہ ایسا عمل شرک ہے۔ قرآن کی کوئی آیت یا نبی پاک [redacted] کی کوئی حدیث ہی بیان کردیں لیکن ان شاء اللہ عزوجل قیامت کوئی اسماعیلی ایسا ثبوت پیش نہیں کر سکتا۔

رخصت کے وقت الٹے پاؤں چلنا شرک

نمبر 14: سب سے پہلے تو دہلوی کے ہم مسلک ہمیں یہ بتائیں کہ بیت اللہ کی ایسی تعظیم کا حکم کس آیت یا حدیث سے ثابت ہے؟ ہم سنی کوئی بھی اچھا کام کریں تو فوراً مطالبہ ہوتا ہے کہ ایسی تعظیم قرآن و حدیث سے ثابت نہیں لہٰذا

بدعت ہے لیکن جب مخالفین خود کوئی کام کرنا چاہیے تو سب کچھ جائز قرار دیتے ہیں۔لہذا جب یہ عمل قرآن وسنت سے ثابت ہی نہیں تو شرک کیسا؟ اور اگر ثابت ہے تو پھر بیت اللہ کی حاضر کے وقت جو مسلمان بلکہ خود وہابی مخالفین الٹے پاؤں نہیں چلتے ان کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟

کسی مقدس مقام پر مواشی نہ چرانا شرک

نمبر 15.16.17.18.19: اور اس کے گردو پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا مواشی نہ چرانا: دہلوی صاحب کے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ بیت اللہ کے علاوہ جتنے بھی دیگر مقامات ہیں اگر ان کی ایسی تعظیم کی جائے گی تو شرک ہو جائے گا۔تو اب وہابی مذہب میں یہ لازم ہے کہ اپنے بزرگوں کی قبر کا ادب نہ کریں وہاں مویشی چرائیں وہاں جا کر شکار کریں۔

☆رسول اللہ [redacted] اپنے رب [redacted] سے عرض کرتے ہیں: اللھم انی احرم مابین جبلیھا مثل ماحرم به ابراهیم علیه الصلوة والسلام مکة اے الہی! میں دونوں کو مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہوں مثل اس کے جیسے ابراہیم [redacted] نے مکہ کو حرم بنایا۔﴿صحیح بخاری ج ۱ص ۲۵۱، صحیح مسلم ج ۱ص ۴۴۱: واللفظ له عن انس رضی الله تعالی عنه حدیث کے یہ لفظ صحیح مسلم کے ہیں۔(صحیح مسلم باب فضائل مدینہ ۱/۴۴۱ ﴾

☆حضور سید عالم [redacted] فرماتے ہیں: ان ابراهیم حرم مکة وانی حرمت المدینة مابین لابتیها لایقطع عظاهها ولایصاد صیدها (صحیح مسلم باب فضائل مدینہ ۱/۴۴۰)

اور اسی طرح حضور اقدس [redacted] نے فرمایا "انی احرم ما بین لابتی المدینة ان یقطع عضاهها او یقتل صیدها۔ میں مدینہ کے دونوں سنگستانوں کے مابین حرام کرتا ہوں اس کے خاردار درختوں کا کاٹنا اور اس کا شکار کرنا (مشکوۃ شریف صفحہ ۲۳۹) اس مطلب کی حدیثیں صحاح وسنن ومسانید وغیرہا میں بکثرت ہیں۔تو رسول اللہ [redacted] کا حکم دہلوی کے نزدیک شرک ٹھہرا۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! الامان الحفیظ۔آخر دہلوی نے اپنا نیا مذہب جو ایجاد کرنا تھا تو پھر شریعت محمدی کی مخالفت تو کرنی ہی تھی۔دہلوی نے چھانٹ چھانٹ کر ان چیزوں کو شرک بتایا ہے جن کا ثبوت شریعت میں موجود ہے۔

استخارہ کا عمل بھی شرک

نمبر 20: دہلوی صاحب نے استخارہ کا عمل سیکھانے کو بھی شرک قرار دیا لیکن صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضرت جابر [redacted] فرماتے ہیں "کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم یعلمنا الاستخارة فی الامور کما یعلمنا السورة القران" رسول اللہ [redacted] ہم کو اس طرح استخارہ کی تعلیم فرماتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے (مشکوۃ ۱۱۲) حدیث میں تو یہ ہے اور یہ بد نصیب استخارہ کے عمل سکھانے والے کو جھوٹا اور دغا باز بتاتا ہے کہتا ہے کہ "کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے ...... یہ سب جھوٹے ہیں اور دغا باز ہیں ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۳۱) حضور [redacted]مت کو استخارہ کا عمل سکھائیں اور پھر امت سنت رسول پر عمل کرے تو اسماعیل دہلوی شرک کا فتویٰ لگائے۔الامان الحفیظ۔

کسی کا اٹھتے بیٹھتے نام لینا بھی شرک

نمبر 21: حدیث شریف ہے کہ رسول اللہ [redacted] نے فرمایا "من عسرت علیه حاجة فلیکثر با الصلوة علی فانها تکشف الهموم والغموم والکروب وتکثر الارزاق و تقضی الحوائج" جس شخص پر کوئی حاجت دشوار ہو اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود شریف کی کثرت کرے کیونکہ درود شریف غموں، فکروں اور کربتوں کو دور کرتا ہے اور رزق زیادہ کرتا ہے اور حاجت روا کرتا ہے (دلائل الخیرات صفحہ ۲۷) حق تعالیٰ نے اپنے نبی کریم [redacted] سے فرمایا "ورفعنا لک ذکرک" اور ہم نے تمہارے تمہارا ذکر بلند کیا (القرآن) امام قاضی عیاض [redacted] اس آیت کی تفسیر میں سید ابن عطا [redacted] سے یوں نقل فرماتے ہیں کہ "جعلتک ذکرا من ذکری فمن ذکرک ذکرنی" یعنی حق تعالیٰ اپنے حبیب [redacted] سے فرماتا ہے میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا تو جس نے تمہارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا (الشفاء شریف) لہذا جب حضور [redacted] کا ذکر اللہ کا ذکر ہوا تو پھر شرک کس طرح ہوا؟ بہر حال مخالفین یہ بات قرآن وحدیث سے ثابت کریں کہ کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لینا شرک ہے۔محض قیاس آرئیوں سے شرک ثابت نہیں ہوتا۔

کسی کے نام کا ختم پڑھنا بھی شرک

نمبر 22: اسماعیل دہلوی کے نزدیک کسی کے نام کا ختم پڑھنا بھی شرک ہے۔اب کون سی قرآن کی آیت یا رسول اللہ

[redacted] کی حدیث سے اللہ کے نام کا ختم پڑھنا ثابت ہے؟ پہلے تو اللہ کے نام کا ختم پڑھنا ثابت کیجئے ورنہ جو چیز ثابت ہی نہیں اور نشان بندگی بنا ہی نہیں تو وہ شرک کیسے ٹھہرا؟ پھر اگر اللہ کے نام کا ختم نشان بندگی ہے تو کیا حضور [redacted] یا صحابہ کرام [redacted] نے اللہ کے نام کا ختم پڑھا تھا؟ کیا ان میں یہ نشان بندگی پایا گیا؟ لہذا جو چیز ثابت ہی نہیں تو اس کو اپنے قیاس فاسدہ سے نشان بندگی قرار دیکر شرک کہہ دینا دین پر سخت بہتان باندھنا ہے۔

پھر لطف کی بات یہ کہ خود دہلوی کے پیروکار (علماء دیوبند و اہلحدیث) **ختم بخاری** کے قائل اور عمل پیرا ہیں لہذا دہلوی کے فتوے سے مشرک ٹھہرے۔ بحر حال گزارش یہی ہے کہ یہ بھی دہلوی صاحب کا خود ساختہ شرک ہے ورنہ قرآن و حدیث سے کوئی بھی اس عمل کو شرک ثابت نہیں کر سکتا۔ انشاء اللہ عزوجل

پان نہ کھانا، لال کپڑے نہ پہنا شرک ......

نمبر 23.24: کون سی آیت یا حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص ماہ محرم کی عظمت کے پیش نظر اس ماہ میں پان نہ کھائے تو یہ شرک ہے۔ اب اسمعیلوں کیلئے فرض ہے کہ ماہ محرم میں ہر وقت پان منہ میں ڈالے رہیں ورنہ دہلوی کی عبارت سے مشرک ہو جائیں گے۔

بیوہ عورتوں کا دوسری شادی نہ کرنا شرک ......

نمبر 25.26: بیوہ اگر دوسری شادی نہ کرے یا کسی کی شادی میں نہ جائے اس عمل کو بھی شرک قرار دیا لیکن کس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ یہ عمل شرک ہے زیادہ سے زیادہ اس کو غلط رسم و رواج قرار دیا جا سکتا ہے لیکن شرک قرار دینا دین اسلام پر بہتان عظیم باندھنا ہے۔ اب تمام وہابی بیواؤں کو جلدی سے دوسرا نکاح کر لینا چاہیے تا کہ اس شرک سے نجات ملے اور محلے میں یا آگے پیچھے جس جگہ شادی ہو وہاں لازمی جائیں ورنہ مشرک ہو جائیں گی۔

بیوہ عورتوں کا اچار نہ ڈالنا شرک ......

نمبر 27: تمام بیوہ عورتوں کو اسمعیلی مذہب کے مطابق اچار ڈالنا اتنا ضروری ہے کہ اگر نہ ڈالیں گی تو مشرک ٹھہرے گئیں۔ قرآن پاک کے تیس پارہ اور حدیث کی کسی کتاب میں کہیں ایسا حکم نہیں ہے کہ اگر کوئی بیوہ (رسماً بھی) ایسا عمل کرے تو وہ شرک میں مبتلا ہو جائی گی۔

حضرت بی بی کی صحنک نہ کھانا شرک ......

نمبر 28.29.30.31: اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ " کھانے پینے میں رسموں کی سند پکڑے ..... حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھاویں، لونڈی نہ کھاوے جس عورت نے دوسرا خصم کیا ہو وہ نہ کھاوے شاہ عبدالحق کا توشہ حقہ پینے والا نہ کھاوے ..... سوان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۴۴)

تو اب شرک سے اسی صورت بچنا ممکن ہے کہ جب خود وہابیوں کے تمام مرد و عورتیں حضرت بی بی کی صحنک اور حضرت شاہ عبدالحق کا توشہ کھائیں۔ ساری زندگی مخالفین شور کرتے رہے ہیں کہ جو چیز غیر اللہ کے نام پر مشہور ہو جائے وہ حرام ہو جاتی ہے لیکن دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ ایسا کھانا (صحنک و توشہ) لازم ہے ورنہ نہ کھانے سے شرک ہو جائے گا۔ سبحان اللہ یہ ہے اولیاء کرام کی جیتی جاگتی کرامت۔

بحر حال بات پھر وہی ہے کہ دہلوی صاحب نے اس عمل کو بھی شرک میں شامل کیا تو کون سی آیت یا حدیث اس کے شرک ہونے پر موجود ہے؟ کم از کم صرف ایک ہی حوالہ پیش کر دیجئے۔

کسی کے سامنے ادب سے کھڑے ہونا شرک

نمبر 32: انبیاء کرام کی تعظیم خود قرآن نے بیان فرمائی ہے۔ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔ اے لوگو تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو (پارہ 26 الفتح 9) دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ " وَّاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ . میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو (پارہ 5 المائدہ 12)

☆ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو (پارہ 26 الحجرات 2)

تعظیم رسول کا تو وہ مقام ہے کہ اللہ عزوجل تو اتنا ادب سکھاتا ہے کہ ان کے سامنے آواز اونچی کرنا بھی گستاخی ہے لیکن دہلوی صاحب کے مطابق ان کے سامنے ادب سے کھڑا ہونا شرک ہے۔

مومن وہ ہے جو اُن کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

بیت اللہ کے علاوہ اعتکاف شرک

نمبر 33: یہاں ہم کیا عرض کریں دنیا بھر کے مسلمان بلکہ خود مخالفین بھی بیت اللہ کے علاوہ دیگر مقامات میں اعتکاف کرتے ہیں اور اسماعیل دہلوی کے علاوہ ایسا انوکھا شرک کبھی کسی نے بیان ہی نہیں کیا۔ مدینہ شریف میں ہر سال تقریباً ہزاروں مسلمان اعتکاف کرتے ہیں تو دہلوی صاحب کے نزدیک وہ سب مشرک قرار پائے۔ بہر حال اس عمل کو شرک قرار دینا سب سے بڑا بہتان اور نبی پاک [redacted] کے مبارک زمانے سے لیکر آج دن تک کے ان تمام مسلمانوں کو مشرک قرار دینا ہے جو بیت اللہ کے علاوہ دیگر مقامات پر اعتکاف کی نیت سے تشریف فرما ہوئے۔

اب دہلوی صاحب کا کوئی حمایتی ہی یہ بہتر بتا سکتا ہے کہ کس آیت یا حدیث کو دلیل بنا کر اس کو شرک کہا گیا۔ لیکن انشاء اللہ عزوجل روز قیامت تک کوئی ایک ایسا حوالہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔

کسی کے نام کے کپڑے وچوٹی

نمبر 37.36.35.34: کسی کے نام کی چوٹی، بدھی، کپڑے، بیڑی ڈالنا بے شک غلط رسمیں ہیں۔ لیکن ان رسموں کو بھی شرک میں شمار کرنا کہاں کا انصاف ہے۔ دہلوی صاحب خود کہتے ہیں کہ "اس زمانہ میں دین کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں ...... کوئی مولویوں کی باتوں جو انہوں نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالی ہیں سند پکڑتے ہیں اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے ہیں اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھیے (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۱۷) لہذا اپنے ذہن کی تیزی کی بجائے اللہ و رسول کے کلام سے بتایئے کہ ان کاموں کو کہاں شرک کہا گیا ہے؟ یاد رہے کہ فی الحال یہاں ہماری گفتگو اس مسئلہ میں نہیں ہے کہ یہ رسمیں جائز ہیں کہ نہیں بلکہ گفتگو اس مسئلہ میں ہے کہ دہلوی نے ایسے کاموں کو شرک کہا اور ان کو شرک کہنا بہت بڑی زیادتی ہے۔

کسی کے نام کے جانور

نمبر 38: آج تک تو علماء وہابیہ یہی کہتے رہے ہیں کہ کسی کے نام کا جانور حرام ہے (گو یہ دعویٰ بھی غلط ہے اور لاعلمی کی بنا پر اہل سنت و جماعت پر سخت بہتان ہے) لیکن اچانک دہلوی صاحب پر شرک کا بھوت سوار ہوا اور شریعت وہابیہ میں پرانا حکم منسوخ ہوا اور نیا حکم آیا کہ کسی کے نام کا جانور پالنا شرکیہ کاموں میں سے ایک کام ہے۔ لاحول ولا قوۃ۔ بہر حال اس کا شرک ہونا بھی مخالفین کا قرآن و حدیث سے ثابت کرنا ضروری ہے۔ لیکن انشاء اللہ عزوجل

کبھی کوئی ایک حوالہ بھی شرک ہونے پر پیش نہیں کرسکیں گے۔

اولیاء کی نذر و نیاز بھی شرک

نمبر 38: دہلوی صاحب نے انبیاء واولیاء کی نذر و نیاز (ایصال ثواب) کرنے کو بھی شرک کہا۔ جو کہ تحت جہالت اور مواقف اہل سنت سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔ اس کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ خود اسماعیل دہلوی کی کتاب صراط مستقیم میں ہے کہ "پس امور مروجہ یعنی اموات کے فاتحوں اور عرسوں اور نذر و نیاز سے اس قدر امر کی خوبی میں کچھ شک وشبہ نہیں (صراط مستقیم باب دوم پانچواں افادہ دوسری سبیل ۱۱۰)

تو یہاں خود دہلوی نے نذر و نیاز اموات کی خوبیوں کو تسلیم کرلیا تو اب فرمایئے کہ اپنے حکم سے مومن رہے یا مشرک؟

عبد النبی غلام محی الدین نام بھی شرک

نمبر 39: اپنی اولاد کا نام عبد النبی، علی بخش، حسین بخش، پیر بخش، مدار بخش، سالار بخش، غلام محی الدین، غلام معین الدین بھی شرک ہے۔ کون سی آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ ایسے نام رکھنا شرک ہے۔

اگر محض اس وجہ سے کہ یہاں "عبد" ہے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ اللہ عزجل قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے" قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطو من رحمة اللّٰہ۔ اے محبوب [redacted] فرمادیجئے! اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ (القرآن)

اس آیت میں خود اللہ عزوجل نے اپنے محبوب [redacted] کی زبان سے کہلوایا کہ آپ [redacted] اپنی تمام امت کو "یعبادی" اے میرے بندو کہہ کر کلام فرمادیجئے۔ اگر یہ شرک ہے تو کیا اللہ نے اپنے محبوب کی زبان سے تمام امت کو "یعبادی" کہلوا کر شرک کی تعلیم دی؟ معاذ اللہ۔ نہیں نہیں بلکہ اس آیت کریمہ میں حضور [redacted] کو اجازت دی گئی ہے کہ جہاں بھر کے مسلمانوں کو اپنا بندہ یعنی غلام فرمائیں۔

خود علماء دیوبند کے پیرو مرشد حضرت امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں "چونکہ آنحضرت [redacted] واصل بحق ہیں عباد اللہ کو عباد الرسول کہہ سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ" قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطو من رحمة اللّٰہ" (زمر آیت ۵۳) مرجع ضمیر متکلم آنحضرت [redacted] ہیں۔ (دیوبندی) مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا کہ قرینہ بھی اسی معنی کا ہے آگے فرماتا ہے "لا تقنطوا من رحمة اللّٰہ" اگر مرجع اس کا اللہ تعالیٰ ہوتا تو فرماتا

"من رحمتی" تا کہ مناسبت عبادی کی ہوتی ۔(شائم امدادیہ حصہ دوم صفحہ ۷۱)

صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے"فقام عبد رسول اللہ [redacted] "رسول اللہ [redacted] کا غلام (صحیح مسلم ج 1 ص ۲۴۷) غیر مقلدین کے قاضی شوکانی نے لکھا کہ"جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ آقا ان یکرہ عبدہ و امۃ علی النکاح " اپنے غلام اور کنیز کو نکاح کے لئے مجبور کر سکتا ہے ۔(تفسیر فتح القدیر ج ۴ ص ۲۹) معلوم ہوا کہ عبد المصطفیٰ عبد النبی کا مطلب غلام و خادم مصطفیٰ ہوا ۔لہٰذا اس کو شرک کہنا جہالت ہے ۔شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء میں بحوالہ الریاض النضرۃ لکھا کہ حضرت عمر [redacted] نے بر سر منبر خطبہ میں فرمایا میں آپ [redacted] کا بندہ اور خادم (عبدہ و خادمہ) تھا ۔حضرت علامہ اقبال [redacted] فرماتے ہیں کہ

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے

میں اس کا بندہ بنوں گا، جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا

مفتیان مخالفین نے تو لفظ "رب" کو اضافت کے ساتھ غیر اللہ کے لئے تسلیم کیا کہتے ہیں کہ لفظ رب "۔ **مخلوق کیلئے اضافت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے** مثلاً "رب الدار" گھر والا ۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کہا ہے ﴿**ارجع الی ربک**﴾ اپنے آقا کے پاس لوٹ کر جاؤ ۔(یوسف:۵۰)...... **"رب" کا ایک معنیٰ "مربی"** بھی کیا گیا ہے، باین طور کہ وہ[تربیۃ] سے مشتق ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کا بطور عام اور بطور خاص مدبر و مربی ہے ۔(تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن الجزء الاول صفحہ ۱۹ الفاتحہ محمد لقمان السلفی)لہٰذا اپنے گریبان میں دیکھئے۔

﴿ باذن الٰہی غیبی علوم تسلیم کرنا بھی شرک﴾

نمبر 40: اسماعیل دہلوی غیبی علوم کے بارے میں کہتے ہیں کہ "پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے **خواہ اللہ کے دینے سے** ۔غرض اس عقیدہ سے **ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے** ۔(تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۲)

اب دہلوی صاحب کے حمایتیوں پر لازم ہے کہ قرآن کی کوئی آیت یا نبی پاک [redacted] کی کوئی حدیث بیان کریں کہ اللہ کے بتانے سے بھی شرک ہوتا ہے ۔لیکن قیامت تک کوئی بھی اس عطائی عقیدہ کو شرک ثابت نہیں کر سکتا ۔بلکہ قرآن میں تو عطائی علم غیب کا ثبوت موجود ہے ۔

☆ذٰلِکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ **الْغَیْبِ** نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ ۔یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں (پارہ3 آل عمران 44)

☆تِلْکَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ ۔یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں (پارہ12 ھود 49) اسی طرح پارہ13 یوسف 102 میں ہے ۔

☆وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۔ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے (پارہ 4 آل عمران 179)

☆عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۔اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ۔غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا، سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے (پارہ28 الجن 26)

لہٰذا قرآن کا صاف حکم ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے رسولوں کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے ۔لیکن دہلوی صاحب اس عطائی علم کو بھی شرک کہتے ہیں ۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ عزوجل ۔

پھر خود دہلوی نے اسی کتاب **تقویۃ الایمان** میں ایسی حدیثیں نقل کی ہیں جن میں قیامت کی نشانیوں (مستقبل میں کیا ہونے والا ہے) کا بیان ہے اور ان نشانیوں کا **تعلق** غیب کے علم ہی سے ہے ۔پھر جنت و جہنم، قبر و حشر کے حالات، روزِ قیامت کے مناظر جن کا اقرار خود مخالفین کو بھی ہے یہ سب بھی تو غیب کی خبریں ہیں تو اب دہلوی صاحب اور ان کے حمایتی یہاں کیا موقف اختیار کریں گے اگر کہیں کے ذاتی ہے تو دین اسلام کے مطابق یہ کھلا شرک ہے اور اگر کہیں کے عطائی تو دہلوی کے مطابق شرک ہے ۔لہٰذا ہر کسی کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ دہلوی کا یہ فتویٰ سراسر جہالت اور مخالفِ اسلام ہے ۔

﴿اسماعیل دہلوی اپنے منہ آپ مشرک......﴾

تقویۃ الایمان کے صفحہ ۲۲ پر تو دہلوی صاحب نے عطائی علم غیب کو شرک قرار دیا لیکن چند صفحات آگے چل کر یہ سب فتوے بھول گے اور انہی سب باتوں کا اقرار کر لیا اور کہتے ہیں ۔

"وہ کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو پیر و شہید کو امام و امام زادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی کہ جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر لیں **بلکہ اللہ صاحب اپنے ارادہ سے کبھی کسی کو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے**

......حضرت پیغمبر [redacted] کو بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ بعضی بات کے دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر **جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا تو ایک آن میں بتا دی** ((تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۲۹،۳۰)

☆"سو یقین رکھا چاہیے کہ غیب کے خزانے کی کنجی اللہ ہی کے پاس ہے اس نے کسی کے ہاتھ نہیں دی اور کوئی اس کا خزانچی نہیں مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اس میں سے **جس کو جتنا چاہے بخش دے** اس کو ہاتھ کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان ۳۰)

سبحان اللہ العظیم! اولاً تو یہ کہا کہ خواہ اللہ کے دینے (بتانے) سے بھی تسلیم کیا جائے تب بھی شرک لیکن پھر خود ہی اسی خود ساختہ شرک کو قبول کیا اور اقرار کر لیا کہ **"اللہ صاحب اپنے ارادہ سے کبھی کسی کو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے" "جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہوا تو ایک آن میں بتادی"** اللہ "جس کو جتنا چاہے بخش دے"۔ تو اب اپنے ہی فتوے سے مشرک ٹھہرے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

پھر دہلوی نے علم عطائی کو بھی شرک کہہ دیا۔ تو گویا معاذ اللہ اس کے نزدیک اللہ کو بھی علم غیب کسی نے عطا کیا جبھی اس کا علم عطائی ہوا۔ معاذ اللہ عزوجل۔ اسماعیل دہلوی صاحب کہتے ہیں کہ "جو شخص ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسی کے واسطے اس پر شرک ثابت ہوتا ہے" (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۲۶) تو ظاہری سی بات ہے اب عطائی علم غیب کو شرک اسی لئے کہا کہ اس کے نزدیک یہ علم اللہ کے واسطے ہے۔ اب اگر یہ کہو کہ اللہ کا علم عطائی نہیں بلکہ ذاتی ہے (اور اسلامی عقیدہ یہی ہے) تو پھر انبیاء و اولیاء کے بارے میں عطائی عقیدہ ہرگز ہرگز شرک نہیں ٹھہرا کیونکہ جو چیز (ذاتی علم) اللہ کے واسطے ہے وہ (ذاتی علم) انبیاء و اولیاء کے واسطے تسلیم نہیں کر رہے بلکہ جو چیز (عطائی علم) اللہ کے واسطے نہیں ہے وہ (عطائی علم) ہم انبیاء و اولیاء کے واسطے تسلیم کر رہے ہیں۔ تو دہلوی کا فتویٰ اپنے ہی اصولوں سے من گھڑت ٹھہرا۔

قریب سے پکانا بھی شرک

نمبر 41: دہلوی صاحب نے صاف لکھا ہے کہ جو کسی کو دور و نزدیک سے پکارے۔ یعنی کسی کو قریب (نزدیک) سے پکارنا بھی شرکیہ عمل ہے۔ حالانکہ حدیث کی کوئی بھی کتاب اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان جب بھی نبی پاک [redacted] کو پکارتے تو یوں ہی کہتے "یا رسول اللہ [redacted]"۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ نہیں جی استمداد و استعانت کیلئے ان کے پاس جانا شرک ہے۔ تو یہ بات بھی قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے **"انما ولیکم اللہ و رسولہ الذین امنوا"** تمہارا مددگار تو اللہ اور اس کے رسول اور ایماندار لوگ ہیں (المائدہ ۵۵) اہل علم پر یہ بات بالکل واضح ہے کہ کارساز، حاجت روا، مشکل کشا، فریاد

درس، حامی و ناصر یہ الفاظ بظاہر اگرچہ مختلف ہیں لیکن ان کا مدلول اور مفہوم ایک ہی لفظ "ولی" ان سب کو شامل ہے کیونکہ ولی کا معنی لغوی طور پر دوست اور مددگار ہے "الولی" یعنی ولی کا معنی محبت رکھنے والا، دوست، مددگار (قاموس جلد ۴ ص ۴۰۴۔ موضح القرآن صفحہ ۱۳۵ سطر ۱۷) ان آیات میں اللہ تعالیٰ اور رسول اور مومنین (اولیاء اللہ) کا مددگار و (ولی) ہونا ثابت ہوا۔

☆"**فان اللہ ھو مولانا و جبریل و صالح المومنین و الملئکۃ بعد ذالک ظھیرہ**" (ترجمہ) بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک لوگ (اولیاء اللہ) اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں (تحریم ۴)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی امداد و نصرت کے ساتھ حضرت جبریل [redacted] اور مومنین صالحین اور ملائکہ کو نبی پاک [redacted] کیلئے نصرت و امداد کا ذکر فرمایا ہے۔ اگر مدد نہیں دے سکتے نہ سببیت کے طور پر اور نہ علیت کے طور پر نہ کسب اور مباشرت اسباب کے ذریعے اور نہ دعوات اور توجہات قلبیہ اور روحانی تصرفات کے ذریعے تو ان کے ذکر کا کوئی مقصد ہی نہیں ہو سکتا۔

☆حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔" **اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِۚ** ۔ بیشک میں (عیسیٰ [redacted]) تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی صورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں اندھوں اور کوڑھیوں کو شفاء دیتا ہوں اور مردوں کو زندہ کرتا ہوں اللہ کے اذن سے۔ (پ ۳ آل عمران ۴۹)

لوگ بارگاہ عیسیٰ علیہ السلام میں جا جا کر فریادیں کر رہے ہیں اور آپ مشکل کشائی (فریادرسی) فرما رہے ہیں۔

☆جامع الصغیر کے اندر حدیث پاک ہے کہ "ان للہ تعالیٰ عبدا نا ختصھم بحوائج الناس یفزع الناس الیھم فی حوائجھم اولیک الامنون من عذاب اللہ" "بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں لوگوں کی حاجت روائی کیلئے مقرر کیا ہے لوگ اپنی حاجتیں پوری کروانے کیلئے بیقرار ہو کر ان کے پاس جاتے ہیں وہ بندے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے امان میں ہوتے ہیں۔ (الجامع الصغیر، الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بسند حسن)

بہر حال پہلے تو یہ سنتے تھے کہ دور دراز سے مدد کے لئے کسی مقرب بندے کو مدد کیلئے پکارنا شرک ہے (حالانکہ یہ بھی من گھڑت دعویٰ ہے) لیکن اب قریب سے بھی مقرب سے استمداد و استعانت کو شرک قرار دیا جا رہا ہے۔ حیرت کی

بات تو یہ کہ منکرین لوگ بادشاہوں، وزیروں، سفیروں اور حکیموں کی مدد کو تو جائز کہتے ہیں لیکن مقربین سے مدد کو شرک قرار دیتے ہیں۔

ے حاکم حکیم دادو دوا دیں یہ کچھ نہ دیں

مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

الحمدللہ عزوجل ہم نے نہایت مختصرا الفاظ میں دہلوی صاحب کے من گھڑت شرک کی تردید پیش کردی ہے۔اب اگر کسی مخالف کو ہماری تحریر پر اعتراض ہو تو اسماعیل دہلوی صاحب کے مذکورہ شرکیات کو قرآن وحدیث کی روشنی میں صحیح ثابت کرے۔لیکن انشاءاللہ عزوجل کوئی مخالف دہلوی صاحب کے مذکورہ کاموں کو شرک ثابت نہیں کرسکتا۔

﴾......اسماعیل دھلوی کا تمام امت پر فتوی......﴿

اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں مشکوٰۃ شریف کے باب لا تقوم الساعۃ شرار الناس سے ایک حدیث نقل کی اور خود اس کا ترجمہ کیا کہ "۔پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی **سو جان نکال لے گی جن کے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانہ بھر ایمان،** سو رہ جاویں گے وہی لوگ جن میں کچھ بھلائی نہیں۔سو پھر جاویں گے اپنے باپ دادوں کے دین پر۔" (تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ ۴۵)۔

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ جب یہ ہوا چل جائے گی تو تمام کلمہ گو خواہ جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا وہ بھی مرجائے گا اور اس کے بعد دنیا میں جتنے بھی لوگ باقی رہ جائیں گے وہ سب بے دین اور اسلام سے خارج ہوں گے۔لیکن حضور اقدس [redacted] نے یہ بھی صراحتاً ارشاد فرمایا تھا کہ **"وہ ہوا خروج دجال لعین ونزول عیسی مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آئے گی** (مشکوٰۃ المصابیح باب لاتقوم الساعۃ الاعلیٰ شرار الناس)

اسی طرح تقویۃ الایمان میں بھی جو حدیث پیش کی اس کے الفاظ بھی خود اسماعیل دہلوی نے نقل کئے اور اس کا ترجمہ کیا کہ " نکلے گا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو، سو وہ ڈھونڈے گا اس کو، پھر تباہ کردے گا اس کو، **پھر بھیجے گا اللہ ایک باؤ** ٹھنڈی شام کی طرف سے، **سو باقی نہ رہے گا زمین پر کوئی کہ اس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا مگر** مار ڈالے گی اس کو باقی رہ جاویں گے بُرے بُرے لوگ" (تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ ۴۶)

تو اب اس بات کو ذہن میں رکھئے کہ وہ ہوا جب چلے گی تو سب مسلمان مرجائیں گے اور باقی سب کافر بچیں گے۔

﴾ دھلوی کے مطابق اب دنیا میں کوئی مسلمان نھیں ﴿

حدیث شریف کے مطابق وہ ہوا ابھی تک نہیں چلی بلکہ وہ ہوا خروج دجال لعین ونزول عیسی مسیح [redacted] کے بعد آئے گی۔لیکن مخالفین کے امام اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ وہ ہوا چل گئی ہے یعنی حضور [redacted] نے جو فرمایا تھا اس کے موافق ہو گیا۔ باہمہ حدیث مذکور لکھ کر بے دھڑک زمانہ موجودہ پر جمادی۔

اور اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا" : **سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔"**

(تقویۃ الایمان الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادۃ صفحہ ۴۵)

لا حول ولا قوۃ الا باللہ. جب اسماعیل دہلوی کے مطابق نبی پاک [redacted] کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی وہ ہوا چل گئی تو لازم ہوا کہ دنیا میں کوئی مسلمان باقی نہیں بچا اور اب جو لوگ بچے ہیں وہ سب بدترین خلق ہیں جو کفر وشرک میں مبتلا ہو چکے ہیں۔لاحول ولا قوۃ!

تمام امت مسلمہ کو کافر اور مشرک قرار دیا۔اب دہلوی کے مطابق دنیا میں کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہا ہے جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہو بلکہ سارے ایمان والے مر چکے ہیں اور جو باقی جو رہ گے ہیں وہ سب بے دین (اسلام سے خارج) ہیں تو دہلوی کے اس قول کے مطابق اب ساری دنیا میں بے ایمان اور کافر ہیں۔معاذ اللہ عزوجل۔

☆ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ جو کسی مسلمان کو بے گناہ کافر یا فاسق کہے گا وہ کہنے والا خود کافر یا فاسق ہو جاتا ہے کماقال (رواہ البخاری ۶۰۴۵ مختصر صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۳۴۰)

حدیث میں تو صرف ایک مسلمان کے بارے میں اتنا سخت حکم ہے لیکن اسماعیل دہلوی صاحب نے تو اپنے زمانے اور بعد کی تمام امت مسلمہ کو بے دین ثابت کردیا ہیں۔تو اب خود فیصلہ کرلیجئے کہ ایسا شخص کس قدر شرعی گرفت کا حق دار ٹھہرے گا۔

☆ امام المحدثین قاضی عیاض [redacted] شفاء شریف صفحہ ۲۶۲،۲۶۳ پر فرماتے ہیں :نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ۔**جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کی طرف راہ نکلے وہ یقیناً کافر** ہے۔ (الشفاء بتعریف حقوق المصطفی فصل فی بیان ماھو من المقالات المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ فی البلاد العثمانیہ ۲/ ۲۷۱)

دھلوی کی فھم حدیث

پھر اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ وہ ہوا چل چکی ہے اور ان الفاظ "" **سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔** " کا مطلب صاف واضح ہے کہ وہ تسلیم کر چکے ہیں تو اب بے شمار احادیث صحیح کا انکار لازم ٹھہرا جن میں اس ہوا سے قبل بہت ساری نشانیوں کو بیان کیا گیا ہے جیسے خروج دجال اور حضرت عیسیٰ [redacted] کی آمد وغیرھما۔ لیکن دہلوی صاحب پر مسلمانوں کو بے ایمان بنانے کا اس قدر جنون سوار تھا کہ نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول عیسٰی کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبوں کیلئے وہ ہوا بھی چل گئی، تمام مسلمانوں کے کافر مشرک بنانے کیلئے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جمادی۔

سچ فرمایا ہمارے آقا [redacted] نے: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو عمر کے چھوٹے اور عقل کے کھوٹے ہوں گے "حدثاء الاسنان" ان کی زبانوں پر (نبی پاک [redacted] کی) حدیثیں ہوں گی لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا (صحیح البخاری کتاب التفسیر باب من رایا بقراءۃ القرآن الخ ۲/۵۱)

اب خود سوچئے کہ جس شخص کو حدیث کی اتنی بھی سمجھ بوجھ نہیں ہے اس کے کفر و شرک کے فتوے کس طرح صحیح تسلیم کیے جا سکتے ہیں۔

اسماعیل دھلوی اپنے منه آپ کافر

اسماعیل دہلوی صاحب نے یہ لکھتے ہوئے "**سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔**" یہ بھی پروا نہ کی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی تو میں خود بھی تو اسی زمانہ میں ہوں ایسا تو نہیں ہے کہ اسماعیل دہلوی صاحب خود اور اس کے سارے حامی و پیرو کار دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستے ہیں۔ جب وہ بھی اسی دنیا اور اسی زمانہ میں ہیں تو یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ کافر پکے بت پرست ہیں۔

شرک کی محبت نے اس ذی ہوش کو ایسا اندھا بہرا کر دیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا، کیونکہ حدیث میں ہے کہ اس ہوا کے چلنے کے بعد سب اہل ایمان مر جائیں گے اور باقی بے دین رہ جائیں گے تو یہ سب وہابی بھی تو انہیں شرار الناس و بدترین خلق میں ہوئے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان کا نام نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں مصروف ہیں۔

جب اسماعیل دہلوی صاحب کے مطابق جیسا حضور [redacted] نے جو فرمایا تھا اس کے موافق ہو چکا تو اب لطف کی بات یہ ہے کہ خود دہلوی صاحب بھی اس ہوا کے چلنے کے بعد نہیں مرے بلکہ زندہ تھے بلکہ ان کے ہمعصر وہابی علماء وا کابرین بھی نہیں مرے تو اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہیں کہ "وہ اہل ایمان ہی نہیں اور ان کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں جبھی تو اس ہوا کے چلنے کے باوجود نہ مرے" اگر وہ ایمان والے ہوتے تو لازمی مرتے۔ اس کے علاوہ کوئی اور وجہ ہمارے سامنے نہیں آتی ہاں اگر کوئی وہابی مناظر اچھی تاویل کر سکے تو لازمی جواب عنایت کرے۔

وہ ھوا کب چلے گی؟

حدیث میں جس زمانے کی خبر دی ہے وہ بعد خروج و ہلاک دجال وانتقال عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے آئے گا "حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت میں دجال نکل کر چالیس دن یا برس تک ٹھہرے گا پھر اللہ تعالیٰ عیسٰی بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام کو بھیجے گا وہ اُس کو ہلاک کریں گے پھر سات برس تک لوگوں میں اس طرح تشریف رکھیں گے کہ کوئی دو دل آپس میں عداوت نہ رکھتے ہوں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا کہ روئے زمین پر جس دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو گا اس کی روح قبض کر لے گی یہاں تک کہ اگر تم میں کوئی پہاڑ کے جگر میں چلا جائے گا تو وہ ہوا وہاں جا کر بھی اُس کی جان نکال لے گی اب بدترین خلق باقی رہ جائیں گے فسق و شہوت میں پرندوں کی طرح ہلکے بے باک اور ظلم و شدت میں درندوں کی طرح گراں و سخت جو اصلاً کبھی بھلائی سے آگاہ ہوں گے نہ کسی بدی پر انکار کریں گے شیطان ان کے پاس آدمی کی شکل بن کر آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی یہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم کرتا ہے وہ اُنھیں بت پرستی کا حکم دے گا اس کے بعد نفخ صور ہو گا۔ (ملخصاً)۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن باب الدجال مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/۴۰۳)

اور تقویۃ الایمان میں بھی یہی حدیث پیش کی گی کہ جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے۔ لیکن دہلوی صاحب اس ہوا کے بارے میں یہ اقرار کر چکے کہ یہ ہوا چل چکی ہے تو پھر دہلوی کے ان کلمات بکنے کے بعد سے سب امت مسلمہ بے دین قرار پائی۔ حتیٰ کہ خود دہلوی، اس کے حمایتی اور پیروں کار بھی بے دین ہو گے۔

؎ دل کے پھپھولے جل گئے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

وھابی شرک کی تعریف بدعت

مخالفین کی زبان پر ہروقت یہ حکم '**کل بدعت ضلالة**' یعنی ہر نیا کام بدعت ہے رہتا ہے۔اس حدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے مخالفین کہتے ہیں کوئی بھی نیا کام بدعت ہے۔اب اسی اصول وہابیہ کے تحت ہم پوچھتے ہیں کہ

☆شرک کی جو تعریفیں تم لوگ پیش کرتے ہو۔کیا وہ تعریفیں قرآن وحدیث یا خیر القرون سے ثابت ہیں؟

☆ کیا دہلوی صاحب نے شرک کی جو تعریف بیان کی ہے وہ قرآن وحدیث یا خیر القرون میں کسی نے بیان کی ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر تمہارے اصول بدعت کے مطابق تو یہ تعریف ہی بدعت ٹھہری۔اور اس تعریف کو بیان کر کے اسماعیل دہلوی بدعتی ٹھہرے۔

اکثر مخالفین کہتے ہیں کہ بدعت وہ عمل ہوتا ہے جس کو دین میں ثواب کی امید سے جاری کیا جائے۔تو ہم پوچھتے ہیں کہ شرک کی وہ تمام تعریفیں جو تم لوگ بیان کرتے ہو وہ دین میں مانتے ہو یا دین سے خارج؟ اور اس تعریف کے بیان پر کوئی اجر وثواب ہے کہ نہیں؟ اگر کہا جائے یہ تعریفیں دین سے خارج ہیں اور اس پر کوئی اجر وثواب نہیں تو بات ہی ختم جو چیز دین میں داخل ہی نہیں اس کو کون قبول کرے گا؟ اور اگر کہو کہ یہ تعریفیں دین میں داخل ہے تو پھر ثبوت پیش کریں ورنہ کل بدعۃ ضلالہ کے تحت دین (شرع) میں ایسی چیزیں داخل کر کے بدعتی کہلائے۔

ایک چکر اور بھی چلایا جاتا ہے کہ فی الدین (دین میں) نہیں ہیں للدین (دین کیلئے) ہیں۔ہم اصول وہابیہ ہی کے تحت یہ پوچھتے ہیں کہ کیا دین مکمل نہیں ہوگیا تھا جو آپ کو "للدین" کی ضرورت پڑی۔پھر آپ للدین کو دین کی بنیاد بناتے ہو یعنی اسی للدین والی تعریفوں کو بیان کر کے آپ لوگ کفر وشرک،حلال وحرام،جائز وناجائز کے فتوے لگاتے ہو تو کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ یہ للدین اسلام میں داخل نہیں۔اور پھر کون سی آیت وحدیث میں للدین کا جواز یا حکم موجود ہے؟ فی الدین اور للدین کا فرق کرنا بھی تو آپ لوگوں کی اپنی ایجاد ہے۔لہٰذا یہ تاویل ہی سرے سے ثابت نہیں تو پھر اس کو پیش کرنے کا مطلب سوائے ہیرا پھیری کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

۲۰ رجب ۱۴۳۲ بروز بدھ (22.06.2011)

حرف آخر

آخر میں تمام مسلمانوں سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ تقسیم کریں۔خود بھی پڑھیں اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی تحفہ میں دیں۔علماء اہل سنت وجماعت سے گزارش ہے کہ اگر بندہ ناچیز سے بتقاضۂ بشریت کسی قسم کی غلطی ہوگئی تو لازمی مطلع کریں تا ہم ہماری کسی قسم کی غلطی کی ذمہ داری جماعت اہل سنت پر عائد نہیں کی جا سکتی۔اللہ عزوجل ہمیں حق کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔(امین)

طالب دعا

وما علینا الا البلاغ المبین

مفت اسلامی کتب ڈاؤن لوڈ کیجئے

www.nafseislam.com

اگر کوئی اشاعتی ادارہ یا مکتبہ اس کتاب کو شائع کروانا چاہتا ہے تو ہم سے رابطہ کر کے اصل انپیج فائل (Inpage) حاصل کر سکتا ہے۔ہماری طرف سے کسی قسم کی کوئی شرط یا ڈیمانڈ نہیں ہے۔

رابطہ کے لئے ای میل

(احمد رضا قادری) : nusratulhaq@yahoo.com

(جہانگیر نقشبندی) : kanzuliman786@hotmail.com